SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, July 26, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty five minutes past six in the evening with Acting Chairman (Mr. Khalil-ur-Rehman) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوذُ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ الذی یرسل الریح فتثیر سحابا فیبسطہ فی السماء کیف یشاء ویجعلہ کسفا فتری الودق یخرج من خللہ فاذا اصاب بہ من یشاء من عبادہ اذا ھم یستبشرون۔ و ان کانوا من قبل ان ینزل علیھم من قبلہ لمبلسین۔

ترجمہ: خدا ہی تو ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادل کو ابھارتی ہیں۔ پھر خدا اس کو جس طرح چاہتا ہے آسمان پر پھیلا دیتا اور تہ بہ تہ کر دیتا ہے۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکلنے لگتا ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے اسے برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ اور پیشتر تو وہ مینہ کے اترنے سے پہلے نا امید ہو رہے تھے۔

(سورہ روم۔۴۸۔۴۹)

کرکر اسی کو پکارو۔ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جو تمام جہان
کا پروردگار ہے (مومن۔۶۵ تا ۶۶)

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب ڈپٹی چیئرمین : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ We may now take up the questions. Question No.52, Ch. Muhammad Anwar Bhinder Sahib.

@52. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.29 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) whether the Federal Government has purchased any property during 2000-2001, 2001-2002 and the current financial year, if so, the description, price and the date of purchase; and

(b) whether the Government has enacted any law governing the purchase of property by the Federal Government as required by A: 173 of the Constitution, if not, its reasons?

Syed Safwanullah: (a) One building of defunct Federal Bank for Cooperatives was purchased on 28-02-2003 against payment of Rs. 150.0 million for accommodating the offices of Finance Division.

(b) As intimated by Law and Justice Division no law relating to purchase of property by the Federal Government has been enacted under Article 173 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. However, the Government Grants Act, 1895 is an existing law for the purpose (copy enclosed).

Government Grants **[1895 : Act XV**

THE GOVERNMENT GRANTS ACT, 1895

[1]ACT NO. XV OF 1895

[10*th October*, 1895]

An Act to explain the Transfer of Property Act, 1882, so far as relates to grants from the [2][Government], and to remove certain doubts as to the powers of the [2][Government] in relation to such grants.

@Deferred from 7th July, 2004.

WHEREAS doubts have arisen as to the extent and operation of the Transfer of Property Act, 1882, and as to the power of the [2][Government] to impose limitations and restrictions upon grants and other transfers of land made by it or under its authority, and it is expedient to remove such doubts ; It is hereby enacted as follows :— IV of 1882.

Title and extent.

1.—(1) This Act may be called the [2][Government] Grants Act, 1895.

[3][(2) It extends to the whole of Pakistan] ; [4]*

[4]* * * * * * *

Transfer of Property Act, 1882, not to apply to Government grants.

2. Nothing in the Transfer of Property Act, 1882, contained shall apply or be deemed ever to have applied to any grant or other transfer of land or of any interest therein heretofore made or hereafter to be made [5][by or on behalf of the [2][Government]] to, or in favour of, any person whomsoever; but every such grant and transfer shall be construed and take effect as if the said Act had not been passed. IV of 1882.

Government grants to take effect according to their tenor.

3. All provisions, restrictions, conditions and limitations over contained in any such grant or transfer as aforesaid shall be valid and take effect according to their tenor, any rule of law, statute or enactment of the Legislature to the contrary notwithstanding.

For Statement of Objects and Reasons, *see* Gazette of India, 1895, Pt. V, p. 169, and for Proceedings in Council, *see ibid.*: Pt. VI, pp. 328 and 355.

This Act has been declared to be in force in Baluchistan by the British Baluchistan Laws Regulation, 1913 (2 of 1913), s. 3 and Sch. I.

It has also been extended to the Leased Areas of Baluchistan, *see* the Leased Areas (Laws) Order, 1950, (G. G. O. 3 of 1950); and applied in the Federated Areas of Baluchistan, *see* Gazette of India, 1937, Pt I, p. 1499.

[2] Subs. by A. O., 1961, Art. 2 and Sch., for "Crown" (*with effect from the 23rd March, 1956*).

[3] Subs. by the Central Laws (Statute Reform) Ordinance, 1960 (21 of 1960), s. 3 and 2nd Sch. (*with effect from the 14th October, 1955*), for the original sub-section (2) as amended by A. O., 1949, Arts. 3 (2) and 4.

[4] The word "and" at the end of sub-section (2), and sub-section (3), rep. by the Repealing and Amending Act, 1914 (10 of 1914), s. 3 and Sch. II.

[5] Subs. by A. O., 1937, for "by or on behalf of Her Majesty the Queen Empress, Her heirs or successors, or by or on behalf of the Secretary of State for India in Council".

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary question?

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں نے اس سوال میں Article 173 of the
Constitution کا حوالہ دیتے ہوئے یہ پوچھا تھا کہ کیا حکومت نے اراضی کو منتقل کرنے یا اپنی
property منتقل کرنے کے متعلق کوئی قانون بنایا ہے؟ اس کا مجھے یہ جواب ملا ہے کہ
Government Grants Act, 1895 لاگو ہے حالانکہ 1973 کے آئین میں یہ لکھا ہوا ہے کہ

قانون بنایا جائے گا۔ 1973 کے آئین کے مطابق اس دفعہ کے تحت جس کا میں نے حوالہ دیا ہے اور پھر ستم یہ ہے کہ یہ Act apply نہیں کرتا، یہ تو بالکل مختلف Act ہے۔ یہ Government Grants Act, 1895 ہے۔

"An Act to explain the Transfer of Property Act, 1895, so far as relates to grants from the Government and to remove certain doubts as to the powers of the Government in relation to such grants".

جناب والا! میں نے جو سوال پوچھا ہے، اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیا فاضل وزیر ہاؤسنگ اس کے بارے میں ارشاد فرمائیں گے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: صفوان اللہ صاحب۔

سید صفوان اللہ (وفاقی وزیر برائے مکانات و تعمیرات)، جناب والا! پہلی بات یہ ہے کہ قانون بنانا وزارت ہاؤسنگ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ اُس عمارت کی خریداری بھی وزارت ہاؤسنگ نے نہیں کی ہے۔ اس عمارت کی maintenance کی ذمہ داری ضرور اس وزارت کی ہے۔ جو سوال بھنڈر صاحب نے کیا ہے، اس کے بارے میں ہم نے Ministry of Law and Justice سے پوچھا کہ ہمارے پاس یہ سوال آیا ہے، کیا اس کے متعلق آپ نے کوئی قانون بنایا ہے؟ اس لئے یہ جواب وزارت قانون کی طرف سے آیا ہے۔ کیونکہ قانون بنانے، کسی قانون کے لاگو ہونے یا نہ ہونے کی ذمہ داری ان پر ہی آتی ہے۔ بھنڈر صاحب جو بات کر رہے ہیں کہ "Grants or Transfer" تو اس میں صرف Grants نہیں ہیں بلکہ Transfer بھی ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ کسی قانون کے نہ بننے کی صورت میں جو موجودہ قانون ہے، یہی لاگو ہوگا اور ساری کارروائی اسی قانون کے تحت ہوگی۔ جو ضمنی سوال بھنڈر صاحب نے پوچھا ہے، اس کی وضاحت کے لئے ہم دوبارہ وزارت قانون کی طرف رجوع کریں گے کہ اب یہ مسئلہ پیدا ہوا ہے۔ آپ بتائیں کہ کیا قانون بنانے کی ضرورت ہے یا نہیں ہے اور اگر ہے تو پھر بنایا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ کام پہلے کر لینا چاہیے تھا۔

سید صفوان اللہ: جی جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جب یہ سوال پہلے آیا تھا، تو اس وقت آپ نے یہ کیوں نہیں کیا؟

سید صفوان اللہ: جناب والا! یہی جواب دیا ہے۔ اس وقت یہ جواب مکمل ہی نہیں ہو پایا تھا، وقت ختم ہو گیا تھا تو پھر یہ بات سامنے آئی تھی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں یہ عرض کروں کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے اور جہاں تک ہم تھوڑا بہت parliamentary practice کو سمجھتے ہیں تو وہ یہ ہے کہ قانون بنانا وزارت قانون کی ذمہ داری نہیں ہے۔ وزارت قانون کی ذمہ داری قانون کو vet کرنے کی ہے۔ قانون وزارتیں بناتی ہیں۔ اپنے اپنے subjects کے متعلق قانون بنانا ministries کا کام ہے۔ اس کے بعد اسے vet کرنا وزارت قانون کا کام ہے اور اس کے بعد وہ legislature میں آتا ہے۔ پھر وہ قانون بنتا ہے۔ یہ ذمہ داری ہاؤس ہی کی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: صفوان اللہ صاحب! یہ shift نہ کریں۔ ادھر آئیے، بھنڈر صاحب کیا کہہ رہے ہیں۔

سید صفوان اللہ: میں shift نہیں کر رہا، یہ ضرور ہے لیکن اگر منسٹری آف ہاؤسنگ کوئی پراپرٹی خرید رہی ہو یا خریدنے جا رہی ہو تو وہ ضرور اس چیز کو دیکھے گی کہ یہ قانون ہے یا نہیں ہے یا ہم بنا کر ان سے vet کروائیں۔ یہ پراپرٹی نہ تو ہم نے خریدی نہ ہم نے بیچی۔ یہ منسٹری آف فنانس کی اپنی ایک organization کے قرضوں اور واجبات کی ادائیگی کے سلسلے میں adjust ہوئی۔ یہ پراپرٹی ہم نے نہیں خریدی ہے کہ ہم کو اس بات کی ضرورت پڑے۔ ہمارے ذمے تو صرف اس کی maintenance ہے اور وہ منسٹری چونکہ گورنمنٹ کی ہے لہذا اس کے نام ہے۔ ہم نے خریدی نہیں ہے، in fact ہم نے کوئی عمارت نہیں خریدی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! بہت سے محکمے ایسے ہیں، بہت سی ministries ایسی ہیں جن کی اپنی پراپرٹی ہوگی اور اگر ہر منسٹری آ کر کہے کہ ہم نے یہ پراپرٹی اس طرح خریدی ہے اور ان حالات میں خریدی ہے۔ میرا سوال صرف ہاؤسنگ کی پراپرٹی کے متعلق نہیں ہے۔ میرا سوال تو ایک constitutional obligation کے متعلق ہے جو آرٹیکل 173 کے تحت

ہے کہ حکومت نے جو بھی پراپرٹی خریدنی ہو یا منتقل کرنی ہو اس کے متعلق قانون بنے گا اور میں نے اس کی نشاندہی کرتے ہوئے حکومت سے یہ پوچھا ہے کہ آپ نے کوئی قانون بنایا ہے۔ قانون بنانے کی ضرورت صرف Interior یا ہاؤسنگ یا پٹرولیم کی جائیداد کے متعلق نہیں، یہ ایک general constitutional provision ہے جس کو apply کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، صفوان اللہ صاحب! آپ بتائیں گے کہ ابھی تک نہیں بنایا یا بنائیں گے۔

سید صفوان اللہ۔ وہ بالکل صحیح بات کہہ رہے ہیں کہ یہ حکومت پاکستان کی جنرل ذمہ داری ہے اور اسی لیے ہم نے ان سے بات کی تھی۔ اب چونکہ یہ ایک نیا مسئلہ اٹھا ہے تو یقیناً اس مسئلے کو take up کیا جائے گا۔ منسٹری آف فنانس سے بھی پوچھا جائے گا کہ جب آپ نے یہ پراپرٹی خریدی تھی تو ان چیزوں کو دیکھ لیا تھا یا نہیں دیکھا تھا۔ انشاء اللہ اگر ضرورت ہو گی تو بنا بھی لیا جائے گا۔

Mr. Deputy Chairman: Question No. 73, Syed Hidayatullah Shah sahib. Not present.

#73. ***Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.40 p.m.)

Will the Minister for Minorities, Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state:

(a) *the date of registration and objectives of NGO namely Pak-German Research Programme "Culture Area Karakram"; and*

#Deferred from 7th July, 2004.

(b) the names of office bearers of the said NGO?

Rais Munir Ahmed: (a) No. NGO namely Pak-German Research Programme "Culture Area Karakram" is associated with this Ministry. However a Pak-German Study Group under leadership of Prof. Dr. Harald Hauptmann of Heidelberg Academy for the Humanities and Sciences, Germany is carrying out scientific archaeological survey and documentation of Rock Carvings in Northern Areas of Pakistan since 1980 in collaboration with the Department of Archaeology and Museums, Government of Pakistan.

(b) The names of Pak-German Study Group who visited Pakistan from April—June 2003 are given below:—

(i)	Prof. Dr. Harald Hauptmann	*Leader*
(ii)	Mrs. Salwa Hauptmann Hamza	*Member*
(iii)	Mr. Martin Bemmann	*Member*
(iv)	Mr. Steffen Paeper	*Member*
(v)	Mr. Torsten Weiser	*Member*

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary question on his behalf. Yes, Liaqat Ali Bungalzai sahib.

حاجی لیاقت علی بنگزئی، شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب! NGOs کے حوالے سے سید ہدایت اللہ صاحب نے جو سوال کیا تھا اور وزیر موصوف نے جو جواب دیا ہے تو اس میں انہوں نے deny کیا ہے کہ اس نام کی کوئی NGO نہیں ہے لیکن سوال کی اصلی روح یہ ہے کہ ان NGOs کے مقاصد کیا ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، دیکھیں! سوال آپ نے پوچھا ہے کہ ہے یا نہیں۔ انہوں نے جواب دیا ہے کہ نہیں ہے۔ آپ اسے مانتے ہیں کہ نہیں۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی، سوال میں یہ بھی ہے کہ ان کے مقاصد کیا ہیں۔ اب کوئی specific انہوں نے نہیں کہا ہے کہ NGO کے مقاصد کیا ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: The name of office bearers of the NGO.

------ یہ تو کہیں نہیں لکھا ہے۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی، نہیں جی، اردو میں لکھا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، میں تو انگریزی میں پڑھ رہا ہوں objectives.

حاجی لیاقت علی بنگزئی، Objects ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، وزیر صاحب یہاں پر ہیں یا نہیں ' anybody on his behalf here. صفوان اللہ صاحب! آپ بولیں گے۔

سید صفوان اللہ، ابھی ابھی یہ میرے پاس آیا ہے ۔ میں ذرا اس کو دیکھ لوں۔میں دیکھ کر اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، آپ تیار ہو جائیں ۔ بعد میں پھر اس سوال کو دیکھیں گے۔

(Question No.73 was deferred.)

Mr. Deputy Chairman: So, let us go back to Question No.89, Dr. Muhammad Said.

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary?

یہ بھی وہی حالت ہے کہ منسٹر نہیں ہیں۔ یہ دونوں بعد میں لے لیتے ہیں۔ ۹۹ کی بھی وہی صورت حال ہے ۔ انور بیگ صاحب۔

جناب محمد انور بیگ، سوال نمبر ۹۹۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، ۹۹ میں بھی منسٹر نہیں ہیں۔ وہ آئیں گے تو کر لیں گے۔

(Question No.99 was deferred.)

جناب محمد انور بیگ، جناب! کب آئیں گے۔میں سارے کام چھوڑ کر ادھر آیا ہوں۔میرا سوال ہے۔ مہربانی کرکے summon the Minister.

جناب ڈپٹی چیئرمین، بتا دیا۔ دیکھیے! صفوان اللہ صاحب ذرا تیار ہو رہے ہیں۔ انہیں تیار ہونے دیں ۔پھر آپ کو جواب دیں گے۔

جناب محمد انور بیگ، کیا تیار ہونے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، ان کے پاس papers ابھی آئے ہیں ۔ Just wait for five minutes.

Mr. Muhammad Enver Baig: Is he on his way?

Mr. Deputy Chairman: He is not on his way. Sufwanullah sahib is getting ready. He is in the process of getting ready.

Muhammad Enver Baig: He is getting ready. Could you ask him کہ کتنی دیر لگے گی to warm up, sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین، بیگ صاحب! دیکھیے میں نے کہہ دیا ہے۔

Question No. 110, Dr. Muhammad Asmail Buledi.

@110. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.29 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the details of the losses sustained in the Shaheed-e-Millat Secretariat due to the fire incident;

(b) the stage of the inquiry conducted in this incident and the time by which it will be completed; and

(c) the names of the officers responsible for this incident and the actions taken against them so far?

Syed Safwanullah: (a) The unfortunate fire incident of 15th January 2002 caused an extensive damage to the structure of the Shaheed-e-Millat Secretariat Building, Islamabad from 4th to 16th floor. The electrical/mechanical and air-conditioning systems in the fire affected floors were completely destoryed. The six lifts installed in the Building were also partly damaged. The official record, furniture and equipment belonging to various Ministries/Divisions housed in that building was also destoryed. Details of the losses reported by the affected Ministries/Divisions/ Departments are attached.

(b) An Inquiry Committee to investigate the causes of fire was constituted under the Chairmanship of Director General, Pak PWD by the Ministry of Housing and Works. While the said Committee had not finalized its report the Chief Executive Secretariat set-up another Committee under the Chairmanship of Mr. Muhammad Daud Tahir, the then Member, Chief Executive Inspection Commission. That Committee finalized its report in March, 2002.

(c) Two officials of Ministry of Interior were recommended by the Committee for further investigation about their involvement in the fire incident.

LIST OF OFFICES WHICH WERE HOUSED IN SHAHEED-E-MILLAT SECRETARIAT AT ISLAMABAD PRIOR TO FIRE INCIDENT.

S.NO.	FLOOR NO.	NAME OF MINISTRY/DIVISION/DEPARTMENT	REPORTED LOSSES
1.	Basement	Enquiry Office Pak.PWD, Civil & E/M	Sustained no loss
2.	Ground Floor	Federal Government Employment Housing Foundation and Police Guard Room.	Some valuable record has been lost due to heavy pouring of water by firefighters.
3.	1st Floor and 2nd Floor	Management & Services (Establishment Division).	Management Services Wing suffered loss of Rs.4, 11, 000/- mainly due to water pouring by firefighters.
	and Mezzenine floor	Abandoned Property Organization(Cabinet Division)	Abandoned Property Organization sustained no loss.
4.	3rd Floor	Federal Land Commission	Suffered an estimated loss of Rs.8,00,000/- on account of furniture and fixture affected by fire & water.
5.	4th to 6th Floor	M/o Environment Local Government & Rural Development.	Office furniture & fixture, equipment & Machinery, record burnt by fire.
6.	7th to 8th Floor	M/o Science & Technology	Office furniture/fixtures, machinery & equipment affected by fire was auctioned & recovered Rs.1,00,000/-
7.	9th to 10th Floor	M/o Food and Agriculture	Finance Division has provided Rs.5 million to cover the loss due to fire.
8.	11th to 14th Floor	M/o Education	Suffered a loss of Rs.6.983 million on account of the furniture and quipment burnt by fire.
9,	15th Floor	M/o Water and Power	Sustained a loss of Rs.3.49,520/- on account of furniture and fixtures affected by fire.
10.	16th Floor	M/o Interior	Not reported.

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary?

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب! میں نے منسٹر صاحب سے پوچھا تھا کہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر یومیہ کتنے افسران بھرتی کئے گئے ہیں۔ اس کی جو انہوں نے تفصیل دی ہے یہ detail ان کی صحیح نہیں ہے۔ ان کے ماتحت افسروں نے جو details فراہم کی ہیں اس کے مطابق میری معلومات یہ ہیں کہ اس سے زیادہ ہیں اور یہاں پر کم show کیے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یار 110 نمبر سوال ہے بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: اچھا' اچھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اچھا 110 نظر نہیں آیا۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، اچھا یہ ہے۔ اس میں ہم نے شہید ملت سیکرٹریٹ کے لئے پوچھا تھا کہ اب تک اس کو دو سال ہو چکے ہیں اور ابھی تک انکوائری رپورٹ نہیں آئی۔ انہوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ ایک دفعہ کمیٹی بنائی گئی تھی اب تک اس نے اپنی رپورٹ نہیں دی۔ دوبارہ ایک کمیٹی انہوں نے بنائی ہے۔ میں حیران ہوں کہ جب وزیر صاحب کے ماتحت پی ڈبلیو ڈی کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی تو اس نے دو سال کے دوران اپنی رپورٹ کیوں پیش نہیں کی۔ دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے دوسری کمیٹی جو بنائی ہے اس کی بھی ابھی تک رپورٹ منظر عام پرنہیں آئی ہے۔ لاکھوں کروڑوں کا نقصان ہوا ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں کہ سیکرٹریٹ کو آگ لگ گئی اور اس میں بہت سارے involve بھی ہو سکتے ہیں۔ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس میں سرکاری اہلکار خود ملوث تھے۔ اس کی تفصیل وزیر صاحب بتا دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: صفوان اللہ صاحب! یہ کہتے ہیں کہ راز کو ذرا افشاء کریں۔

سید صفوان اللہ، جناب! اس پر پہلے ایک کمیٹی بنی تھی جو D.G., PWD کی سربراہی میں کام کر رہی تھی۔ قبل اس کے کہ اس پر کوئی کارروائی ہوتی اس کمیٹی کا کام دوسری کمیٹی کو دے دیا گیا۔ جس نے اپنی رپورٹ اب ہمارے پاس 16 تاریخ کو بھیجی ہے۔ ظاہر ہے کہ کام ہمارے ذمہ سے نکل گیا تھا' پولیس والے تفتیش کر رہے تھے' چھان بین کر رہے تھے۔ کچھ انہوں نے اپنی findings دی ہیں۔ یہ رپورٹ اب ہمارے پاس آئی ہے' اس میں

کچھ انہوں نے findings دی ہوئی ہیں ، کچھ لوگوں کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے اور fire fighting کے سلسلے میں بھی کچھ ان کی observation تھی جو انہوں نے دی ہے۔ وہ رپورٹ اب آ گئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اب وہ رپورٹ دے دیں۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: اس آگ سے حکومت پاکستان کا نقصان ہوا ہے۔ اس کو open کریں، ہاؤس کو مکمل تفصیل بتائیں۔ اس میں کون کون لوگ ملوث تھے۔

سید صفوان اللہ: اس کو lay down کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس کو lay down کر دیں۔

سید صفوان اللہ: اچھا دے دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ثناء اللہ صاحب۔

ثناء اللہ بلوچ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! جناب محترم وزیر موصوف نے یقین دہانی کرادی ہے۔ جو پندرہ جنوری 2002 کو شہید ملت سیکرٹریٹ میں واقعہ ہوا تھا اس میں ایک سے لے کر سو منزلوں تک جو بھی عمارت ہے، کوئی بھی چیز باقی نہیں رہی۔ یہ ایک ایسے critical وقت میں ہوا جب 9/11 کا واقعہ ہو گیا تھا اور اس کے کوئی پانچ چھ مہینے کے بعد اتنی بڑی سطح پر یہ واقعہ پیش آیا۔ وزیر موصوف صاحب بتائیں گے کہ شہید ملت سیکرٹریٹ میں کون کون سے دفاتر واقع تھے اور ان دفاتر کا تمام ریکارڈ ضائع ہو گیا۔ کیا یہ ریکارڈ کسی اور دفتر میں بھی محفوظ تھا؟ اس سے پاکستان کا image بین الاقوامی طور پر متاثر ہوا ہے کہ اس میں کچھ ایسے کاغذات تھے جو چھپانے کی کوشش کی گئی تھی اور جان بوجھ کر آگ لگائی گئی تھی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ جواب تو نہ دیں، انہیں بولنے دیں۔ آپ suggest تو نہ کریں ورنہ وہ یہی کہہ دیں گے۔

سید صفوان اللہ: جناب چیئرمین! جو دفاتر اس عمارت میں واقع تھے ان کی پوری لسٹ اس سوال کے ساتھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ شاید آپ نے پڑھا نہیں ہے۔

سید صفوان اللہ : اس میں Employment, Housing Foundation, Management & Services ہے Abandoned Property ہے Land Commission ‘ Environment ہے - Science and Technology ہے - Food and Agriculturel, Water and Power اور Ministry of Interior کے مختلف floors پر جو دفاتر تھے ان کی تفصیل یہ دی گئی ہے۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب! یہ جو Ministry of Interior کا ریکارڈ ہے وہ صرف یہیں پر محفوظ تھا یا کہیں اور بھی تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ تو سوال یہاں پر ہے ہی نہیں۔

سید صفوان اللہ: اس کا تو مجھے نہیں معلوم۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کامران صاحب! ذرا mike on کردیں۔

جناب کامران مرتضیٰ: جناب! mike on ہے شاید میری آواز آپ نہیں سن سکتے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: پھر اس کے اندر بولیں۔

جناب کامران مرتضیٰ: March, 2002 میں یہ رپورٹ submit کی گئی تھی with recommendation to take action and further investigation against two - officials sir. 2002 to 2004 ان دو officials کے against کوئی investigation ہوئی ہے یا نہیں ہوئی؟

سید صفوان اللہ: یہ جو recommendations تھیں جن دو آدمیوں کو ذمہ دار ٹھہرایا تھا وہ وزارت داخلہ سے متعلق تھے اور ان ہی کو یہ ہدایت ہوئی تھی۔ ان دو افسران کے متعلق تو وہی جواب دے سکیں گے کہ کیا کارروائی ہوئی یا کارروائی ہوئی ہی نہیں۔ جن دو آدمیوں کی نشاندہی کی گئی ہے وہ دونوں وزارت داخلہ سے متعلق ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you. Q.N0. 312, Ch. Muhammad Anwar Bhinder Sahib taken as read.

312. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.29 p.m.)

Will the Minister for Peteroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) whether it is a fact that an amount of rupees nine crores was sanctioned for grant of CIDA Oil and Gas Sector Programme (Phase-III) in the current budget, if so, the details of the projects or schemes to be funded out of this grant; and

(b) whether the said grant has been released, if so, the amount spent out of it so far and the schemes on which it has been spent?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) Yes. Initially the amount was erroneously reflected in the budget estimates of 2003-2004. The mistake was, however, rectified in the revised estimates and reflected accordingly as per position given in Annex-I.

(b) No. The annual grant amount is controlled/dispersed by CIDA. The schemes/projects financed out of grant are given in Annex-II.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library).

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary?

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: No supplementary.

Mr. Deputy Chairman: No supplementary. Now. Q. No. 313.

Dr. Muhammad Ismail Buledi taken as read.

313. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.29 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased the number of officers and officials recruited in Sui Southern Gas Company on regular, contract and daily wages basis from January 1997 to December, 2003 with category-wise break-up?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: The requisite information and details are given in Annexes-I and II.

ANNEX-I
313

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF PETROLEUM AND NATURAL RESOURCES

Detail of category-wise recruitment of Regular/Contract/Daily Wages executives

Career Terms (Regular)

Year	Technical	General	Finance	Computer	P.A.	Total
2003	3	3	8	1	--	15
2002	1	6	19	7	21	54
2001	1	4	7	1	7	20
2000	--	--	--	--	--	--
1999	--	--	--	--	--	--
1998	31	7	7	--	--	45
1997	1	2	1	--	--	4
Total	37	22	42	9	28	138

On Contract

Year	Technical	General	Finance	Computer	P.A.	Total
2003	--	29	--	--	--	29
2002	--	--	1	--	--	1
2001	2	3	--	--	--	5
2000	62	8	11	--	--	81
1999	--	--	--	--	--	--
1998	--	--	--	--	--	--
1997	--	--	--	--	--	--
Total	64	40	12	--	--	116

Daily Wages basis

Year	Technical	General	Finance	Computer	P.A.	Total
2003	1	2	2	--	--	5
2002	2	--	1	--	--	3
2001	1	--	1	--	--	2
Total	4	2	4	--	--	10

ANNEX-II
313

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINSITRY OF PETROLEUM AND NATURAL RESOURCES

DETAIL OF CATEGORY-WISE RECRUITMENT OF REGULAR / CONTRACT /DAILY WAGES SUB-ORDINATE STAFF

CAREER TERMS (REGULAR)

YEAR	TECHNICAL	GENERAL	FINANCE	-COMPUTER	P.A.	TOTAL
2003	-	1	-	-	-	1
2002	-------------	NIL	-----------	------------	----------	---------
2001	-------------	NIL	-----------	------------	----------	-----------
2000	-------------	NIL	----------	------------	----------	-----------
1999	-------------	NIL	----------	-----------	----------	-----------
1998	-------------	NIL	-----------	------------	----------	-----------
1997	-------------	NIL	-----------	------------	----------	-----------
TOTAL	-	1	-	-	-	1

ON CONTRACT

1997-2003 --------------NIL-----------------------------

DAILY WAGES BASIS

1997-2003 ----------------NIL--------------------------

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary?

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین! میں نے وزیر صاحب سے یہ پوچھا تھا کہ یہ جو contract base پر محکموں میں لوگوں کو لایا جا رہا ہے اور جو لوگ بیس بیس، پچیس پچیس سال سے اسی محکمے میں کام کر رہے ہیں جو تجربہ بھی رکھتے ہیں تو باہر سے کوئی Council Officer ہو، کوئی کمپنی میں کام کر رہا ہو ان کو بھرتی کرکے لاکھوں روپے ان کی تنخواہ مقرر کرکے اور زیادہ اخراجات برداشت کرکے اس کو اس کمپنی کا MD یا Director, یا

GM لگایا جا رہا ہے۔ حالانکہ کام کے حوالے سے جو موجودہ وہاں انچارج ہوگا اس کے ماتحت جو لوگ کام کرتے ہیں ان کو ترقی دینی ہوتی ہے' اس کو چاہیے کہ وہ ان ہی کو ترقی دے کیونکہ وہ زیادہ تجربہ رکھتے ہیں محکمے کے لئے ۔ میں نے پوچھا تھا کہ تنخواہ اور مراعات کیا ہیں۔ ابھی انہوں نے بتایا ہے -/1,30,000 صرف بنیادی تنخواہ ہے اگر سب کچھ ملالیں تو تین لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، آپ کا سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، سوال یہ ہے کہ یہ system کو کب تک implement کریں گے کہ جو لوگ پہلے سے محکموں میں کام کر رہے ہیں ، جن کی تنخواہیں کم ہیں ان کو ترقی دی جائے اور باہر سے جو contract base پر لگاتے ہیں ان کی کیا ضرورت ہے ان کو کب ختم کریں گے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی کیا ضرورت ہے نوریز صاحب۔

چوہدری نوریز شکور (وفاقی وزیر برائے پیٹرولیم و قدرتی وسائل) ، جناب چیئرمین! Honourable Member تھوڑا سا confuse کر رہے ہیں کیونکہ ان کے اپنے دو تین سوال ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، کس کو confuse کر رہے ہیں' آپ کو یا اپنے آپ کو؟

چوہدری نوریز شکور، وہ اپنے آپ کو کر رہے ہیں ۔ اصل میں اس میں GM وغیرہ کا نہیں ہے وہ آگے سوال آنے گا تو اس میں تنخواہ وغیرہ کی بات ہوگی ۔ اس میں انہوں نے صرف یہ پوچھا کہ کتنے officers officials کام کر رہے ہیں ۔ وہ ساری list دے دی ہے جو GM یا MD ہوتے ہیں تو اس level پر تو no doubt ہر کمپنی کا اپنا بورڈ ہے اگر وہ یہ کہے کہ باہر سے بھی applications invite کریں تو اس وقت ان لوگوں کو لایا جاتا ہے ۔ جو contract پر کام کر رہے ہیں وہ نچلی سطح پر لوگوں کو hire کرتے ہیں day to day, daily wages پر ہوتے ہیں اس میں اتنی high salary نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ باہر سے آتے ہیں' تقریباً اسی علاقے سے لوگوں کو وہاں پر لگایا جاتا ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: .Thank you بلیدی صاحب کچھ کہنا ہے۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین! میں مطمئن نہیں ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ باہر سے نہیں لیا جاتا تو اس وقت جو MD,PSO کا ہے کیا وہ اس محکمے میں پہلے سے تھا کہ اس کو ایم ڈی پاکستان سٹیٹ آئل لگایا گیا ہے۔ وہ تو ایسی بات کرتے ہیں، وہ تو لندن سے اور دوسرے ممالک سے لوگوں کو بلاتے ہیں ۔ صرف سفارش کے حوالے سے وہاں کرنلوں، جرنلوں کے رشتہ دار لگا کر کمپنی کو نقصان دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کمپنی کی مرضی ہے۔ وہ آپ کے ماتحت ادارہ ہے۔ آپ اس کو کیوں اپنے عمل دخل میں نہیں رکھتے -----

جناب ڈپٹی چیئرمین: سوال سے ہٹ کر آپ پتا نہیں کہاں چلے گئے ہیں ۔ آپ سوال کے اندر ہی رہیں ۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: یہ جو میں نے مراعات پوچھی ہیں تو میرا مقصد یہ تھا کہ اتنا خرچ ہوتا ہے، یہ کیوں ہے؟

چوہدری نوریز شکور: سوال تو پڑھ لیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سوال ذرا پڑھ لیں ۔ جی مہیم خان۔

جناب مہیم خان بلوچ: جناب چیئرمین! وزیر موصوف سے میرا سوال یہ ہے کہ 2002 اور 2003 میں سوئی کے مقام پر تقریباً دس ماہ تک لوگوں کی بھوک ہڑتال جاری رہی تھی۔ اتفاقاً پچھلے سال مجھے وہاں جانا پڑا ۔ ان لوگوں میں سے بہت سوں کا کہنا تھا کہ ہمارے والدین ریٹائرڈ ہوچکے ہیں اور کچھ نے کہا کہ ہمارے والدین وفات پاچکے ہیں ۔ ہماری ڈیمانڈ ہے کہ ان کی جو خالی آسامیاں ہیں ان پر ان کے بچوں کو بھرتی کیا جائے، ان کے فرزندوں کو appoint کیا جائے۔ کچھ ماہ پہلے میجر اشرف Chief Secretary بلوچستان کی طرف سے press میں آیا کہ جو بھوک ہڑتال پر تھے، وہ ان کے پاس گئے، جو تمام vacant seats تھیں، ان پر ان کی appointment کی۔ آیا یہ درست ہے؟ اگر درست ہے تو وہ کتنے بندے تھے اور ان کی کن کن عہدوں پر appointment کی گئی؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ question سے relate کرتا ہے ۔ جی this is not

ہی بند mike ثناء اللہ صاحب! آپ کا related, ask a new question on it. Any more.
ہوتا ہے، کسی نے کر دیا ہو گا۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: Thank you Mr. Chairman. Sir, محترم چوہدری نوریز شکور صاحب ہمارے دوست ہیں، مہربان ہیں۔ میں صرف ایک چھوٹی سی گزارش کروں گا کہ Sui Southern اور Sui Northern میں یہ ایک بہت بڑا issue ہے کیونکہ جو gas نکلتی ہے، وہ سندھ اور بلوچستان سے نکلتی ہے اور وہاں پر یہ feeling ہے کہ وہاں کے لوگوں کو جائز اور منصفانہ بنیادوں پر ملازمتیں فراہم نہیں کی جا رہیں۔ میں ایک province specific نہیں ہو نا چاہتا، sir اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس issue کو ہمیشہ کے لئے resolve کرنے کے بجائے اس کے کہ روزانہ اس طرح کے سوال آئیں، ناراضگیاں ہوں، آپ ایک چھوٹی سی Senate کی committee بنائیں جس طرح بابر غوری صاحب ہر دوسرے تیسرے issue پر ایک committee بناتے ہیں، ایک چھوٹی سی committee بنائیں جو کم از کم Opposition اور Government کے اراکین پر مشتمل ہو اور اس issue کو thoroughly وہاں پر دیکھیں اور ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے۔ نوریز صاحب!

it is long short but you can answer on it.

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: Sir, no objection at all

بلکہ سینیٹ کی اپنی committee ہے they can take it. اگر اس کے علاوہ کوئی special committee بنانا چاہتے ہیں

even we are ready for that and we can discuss all issues with them.

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب! بنا دیں، announce کر دیں۔

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: We are ready, committee

چیئرمین صاحب نے announce کرنی ہے، یہاں ابھی بنا دیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Sanaullah Baloch: Thank you sir. Sir, it is good

suggestion.

Mr. Deputy Chairman: O.K, fine. We can refer it to the Senate Committee, if there is any problem as such.

سانکزئی صاحب۔

ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی: جیسے ثناء اللہ صاحب نے بھی کہا' یہ ایک اچھی بات ہے' ہم بار بار ایک صوبے کی بات نہیں کر رہے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب ان سوالات کے جوابات آتے ہیں تو وہ تھوڑے سے مبہم ہوتے ہیں پھر ہمیں شک بھی ہوتا ہے اور ہمارا دل بھی دھڑکتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ بڑے شکی مزاج ہیں۔

ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی: جی ہاں۔ اب صورت حال یہ ہے کہ انہوں نے پہلے اس میں دیا ہوا ہے Career Terms (Regular). اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ Technical-3, General-3, Finance-8, Computer-1 کل 15 بتائی ہیں' یہ بھی معلومات نہیں ہیں کہ کس صوبے سے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے لکھا ہے کہ 99, 2001, 2002 آگے چلے گئے ہیں یعنی صوبہ wise ہمیں کوئی چیز نہیں ملتی جبکہ زیادہ تر کام بلوچستان میں ہو رہا ہے۔ ثناء اللہ صاحب کی تجویز اچھی ہے' اس پر Minister بھی راضی ہیں اگر committee بنا لیتے ہیں تو یہ اچھی بات ہے۔ ایک چھوٹی سی committee بنائی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں' ہماری committee already ہے' already committee exist کرتی ہے تو why not go to them. بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ We have Oil and Gas Committee

ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی: جناب! بلوچستان سے ہونی چاہیے۔

Mr. Deputy Chairman: Never mind, I mean, this is better for business, let us not make an unnecessary committee, there is committee in existence, please refer it to the committee.

بلیدی صاحب! کیا آپ بولنا چاہتے ہیں، .last question بلیدی صاحب! .last question

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میں سمجھتا ہوں کہ جس standing committee کو آپ نے refer کیا ہے تو ہمارے ایک دو ممبروں کو اس اجلاس میں بلایا جائے۔

Mr. Deputy Chairman: Can I have less noise in the House please.

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جس standing committee کو آپ نے اس کو put کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے دو تین ممبروں کو اس میں invite کیا جائے تاکہ ہم اس کو دیکھیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، بالکل invite کیا جاتا ہے، .it is normal procedure یہ اتنی بڑی صورت حال تو نہیں ہے، آپ committee کو دے دیں اور جس نے attend کرنا ہے، .he will even attend

ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی، جناب! ایک گزارش ہے کہ آپ دیکھیں on contract پر اس میں لکھا ہے کہ 92۔ اب اس میں کوئی معلوم نہیں ہے کہ کتنے کس صوبے سے ہیں، اب ہمیں کچھ معلوم نہیں ہوتا، کام وہاں ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، سوال میں صوبہ wise پوچھا گیا ہے۔

چوہدری نوریز شکور خان، جناب! کوئی نہیں پوچھا گیا ہے، question No.313 ہے، .you can read this question! گر ان کو چاہیے تو میرے پاس list ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، مہیم خان! پانچ سوال ہو گئے ہیں۔

جناب مہیم خان بلوچ، میں ذرا وضاحت کر دوں کہ میں نے جو سوال کیا تھا، وہ question No.313 پر تھا جس پر اب بحث ہے، اس question کے حوالے سے میں نے وہ سوال کیا تھا۔ لہذا، میں وزیر موصوف صاحب سے کہوں گا کہ جو میں نے سوال کیا ہے، وہ جواب دیں تو بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، آپ کا سوال اور ان کا جواب کسی چیز پر بھاری بھی ہے۔

جناب مہیم خان بلوچ، میں نے جو پہلے سوال کیا تھا، میرے ذہن میں تھا کہ اس question پر بحث ہو رہی ہے، وہ تو اب شروع ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، مہیم خان! یہ question directly related ہونا چاہیے، آپ ایسا پوچھتے ہیں جیسے inter alia کہیں اور سے آ رہا ہے۔

جناب مہیم خان بلوچ: یہ generally اسی ملازمت سے ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: Generally جواب دے دیں، پھر آپ general جواب دے دیں۔

چوہدری نوریز شکور خان، جناب! اصل میں بات یہ ہے کہ میرے خیال میں شاید honourable member کو latest situation کا پتا نہیں ہے۔ سوئی میں جتنے بھی dispute تھے اور یہ ہڑتال وغیرہ کی بات چھ ماہ پہلے کی کر رہے ہیں، اب اس کو resolve کئے ہوئے تین ماہ سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس وقت سوئی میں اس قسم کا کوئی dispute نہیں، نہ کسی payment کا، نہ contract کے employees کا یا ایسے employees جن کا right بنتا تھا، وہ تمام چیزیں وہاں settle ہو چکی ہیں، اگر day to day کوئی چھوٹی موٹی problem آتی ہے تو دیکھ لی جائے گی۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you. Question No. 314. Dr. Muhammad Ismail Buledi. Answer taken as read.

314. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.29 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that the Supreme Court of Pakistan in its verdict of 2nd May, 2003 had directed Sui Southern Gas Company to confirm the Services of 129 trainee Officers who had worked in the company for the last ten years, if so, the reasons for not implementing the same so far?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: 1. On 2nd May 2003, the Supereme Court of Pakistan passed an order for absorption of 774 persons, out of which 425 (not 129) were traniee officers.

2. the Company and the Federation have filed Review Petitions/Civil Miscellaneous Applications (CMA) before the Honourable Supreme Court of Pakistan with referance to the said order dated 2nd May, 2003.

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary question? Mr. Ismail Buledi.

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب! یہاں میں نے وزیر موصوف سے پوچھا تھا کہ 129 trainee افسران جو دس سال سے کمپنی میں کام کر رہے ہیں اور ان کو confirm کرنے کے لئے سپریم کورٹ نے حکم دیا تھا تو اس حکم پر عمل درآمد کیوں نہیں ہوا ہے؛ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے دوبارہ سپریم کورٹ میں 2 مئی 2003ء کو اس حکم کے خلاف appeal کی ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب دس سال اس محکمے میں کوئی افسر کام کرتا ہے، محنت کرتا ہے اور وہ تجربہ بھی رکھتا ہے اور محکمے کو ان کی ضرورت بھی ہے تو کیا وجہ ہے کہ اب دوبارہ انہوں نے سپریم کورٹ میں appeal کی ہے۔ یہ ان بیچاروں کا حق بھی ہے کہ انہوں نے دس سال اس کمپنی میں کام کیا ہے۔ منسٹر صاحب کب تک ان کو لگانے کے احکامات جاری کریں گے-----

جناب ڈپٹی چیئرمین، بلیدی صاحب! short رکھیئے، تقریر نہ کریں۔ آپ کا سوال آ گیا ہے۔ نوریز شکو صاحب can you answer that?

چوہدری نوریز شکور خان، جناب! جو trainee سپریم کورٹ نے reinstate کئے تھے ان میں سے زیادہ تر لوگوں کو کمپنی نے absorb کر لیا ہے اور جن کے بارے میں کمپنی review میں گئی ہوئی ہے تو ان کے بارے میں فیصلہ ہونے پر ہی ہم انہیں absorb کر سکیں گے، اس کے علاوہ کچھ اور cases pending ہیں۔ انہوں نے دس سال کام نہیں کیا تھا۔ یہ

سابقہ دور میں بھرتی ہوئے تھے اور دو تین سال انہوں نے کام کیا۔ 97ء میں جس وقت نواز شریف صاحب کی حکومت آئی تھی تو اس وقت ان کو نکالا گیا تھا اور اس وقت سے یہ سارے litigation میں ہیں' اسی وقت سے یہ سارا سلسلہ چل رہا ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! اس پر کوئی stay order ہے اور review petition دائر کی ہے اور review petition پر کوئی stay order ہے یا نہیں؛ اگر stay order نہیں ہے تو ---

جناب ڈپٹی چیئرمین، میاں رضا ربانی صاحب! فرمائیے۔

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, will the honourable Minister be pleased to state: Number one, that is it not a fact that the Chairman of this organization, M.D. of this organization has been issued a contempt notice by the Supreme Court for not implementing its judgement. Number 2, can he state that whether there is a stay order that has been passed by the Supreme Court.

Mr. Deputy Chairman: This is perfectly brand new question.

Mian Raza Rabbani: No, this is not new, it is related to this.

Mr. Deputy Chairman: Mr. Nouraiz Shakoor, you want to answer that? O.k.

چوہدری نوریز شکور خان: جناب! 116 کے بارے میں contempt ہوئی تھی اور سپریم کورٹ نے اس پر تین دن دیئے تھے کہ تین دن میں ان کو absorb کر کے سپریم کورٹ کو رپورٹ کریں۔ وہ 116 جو contempt کے سلسلے میں تھے' وہ سارے کے سارے absorb ہو گئے اور وہ اس وقت کمپنی میں کام کر رہے ہیں۔ Then we are left with 658 sir. جن کے بارے میں کمپنی کی طرف سے review petition اس ground پر ہوئی ہے کہ Federation of Pakistan کو پارٹی نہیں بنایا جاتا' وہ leave سپریم کورٹ میں grant ہو گئی ہے؛ grant

ہونے کے بعد اس پر order یہ ہوا ہے کہ بڑا bench بنایا جائے جس میں minimum 7 Judges ہوں۔ تو اس کے بارے میں order ہو گیا۔ جب اس کی hearing start ہو گی اور جو فیصلہ وہاں سے آئے گا تو جناب! ہم اس کے مطابق implement کریں گے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, point is that; is there a stay order in operation?

Mr. Deputy Chairman: Is there stay order?

چوہدری نوریز شکور خان: جناب! issue تو subjudice ہے، جب فیصلہ ہو گا تو---

میاں رضا ربانی: Issue subjudice ہونا ایک اور بات ہے، stay order ہے یا نہیں ہے؟

چوہدری نوریز شکور خان: جناب! اس کے بارے میں کوئی clear cut order نہیں ہے کہ انہیں فوری طور پر absorb کیا جائے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, is there a stay order?

Mr. Deputy Chairman: He doesn't know it. Why does not know it, we will find out. Can you find out a little bit more about this thing?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: No sir, there is no order, there is no binding on the constitution.

Mian Raza Rabbani: There is no order and the organization continues to flout the order of the Supreme Court.

چوہدری نوریز شکور خان: جناب! سپریم کورٹ کا اس پر clear cut order تھا that we had implemented.

میاں رضا ربانی: جب stay order ہی نہیں ہے تو پھر کیا بات ہوئی۔

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: 2500 are in different other courts sir.

جس میں FST وغیرہ ہیں' وہاں پر ہیں اور اس کے علاوہ 658 they are in Supreme Court of Pakistan جن کے بارے میں Supreme Court of Pakistan کا clear cut order تھا' وہ سارے کے سارے absorb ہو چکے ہیں۔ جو چیزیں subjudice ہیں ان کو ہم accordingly کرتے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ subjudice ہے؟

چوہدری نوریز شکور خان: جی جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ اس مسئلے کو ہر جگہ پر اٹھایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور وہ اس کے بارے میں فیصلہ کرے۔ یہ ۸۰۰' ۹۰۰ افراد ہیں اور یہ بے چارے در بدر ہیں۔ وہ لوگ خودکو جلانے کے لئے تیار ہیں۔ اس کے علاوہ وہ کیا کریں؟ یہ کمپنی کروڑوں کے حساب سے اخراجات کرتی ہے تو ان بے چاروں کو روزگار کیوں نہیں دیتی۔ جناب! آپ اس کو Standing Committee میں بھیج دیں تاکہ وہ اس پر غور کرے۔

Mr. Deputy Chairman: Refer it to the Standing Committee, unfortunately the Chairman is not here but I will talk to him. Bhinder sahib.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, this is a subjudice matter in the Supreme Court.

Mr. Deputy Chairman: Is this a subjudice?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: Sir, I have told you.

Mr. Deputy Chairman: Then we can't.

رضا صاحب! میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ subjudice ہے کہ نہیں؟

میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! میرا point یہ ہے کہ جو کمیٹی اس کو دیکھے گی وہ اس زاویے سے دیکھے گی کہ آیا Supreme Court کا کوئی ایسا order ہے جس کو یہ organization implement نہیں کر رہی ہے؟ کمیٹی تو اس بات کا فیصلہ نہیں کرے گی جو ان کی grievance ہے لیکن یہاں پر جو لوگ بے روزگار کئے گئے ہیں وہ اس بات پر بضد ہیں کہ جناب! Supreme Court نے ہمارے حق میں order دیا ہے اور حکومت اب review میں گئی ہے اور review کے اندر آپ کے سامنے انہوں نے کہا ہے کہ کوئی stay order نہیں ہے۔ اب یہ مزدور دشمن پالیسی pursue کرنا چاہتے ہیں تو وہ تو یہ کریں گے اور شوکت عزیز آ رہے ہیں تو وہ تو اور بھی زیادہ کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں، یہ irrelevant ہے۔ بھنڈر صاحب! what is your view of point on this?

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! طریقہ کار یہ ہے کہ جب ایک فیصلہ Supreme Court کا ہو جاتا ہے تو وہ قابل پابندی ہے ہر court پر اور ہر organization پر۔ اس کے بعد اگر کوئی review petition میں جاتا ہے تو review petition میں تاوقتیکہ کوئی stay order نہ ہو وہ فیصلہ اسی طرح قابل پابندی رہے گا۔ لیکن میرے خیال کے مطابق اگر یہ معاملہ larger bench کو refer ہوا ہے، admit ہو گیا ہے تو definitely اس کا stay order بھی ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، دیکھیں! Minister sahib کہہ رہے ہیں کہ there is no stay order. Can the Committee go to the extent of finding out the stay order at all?

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, the matter is subjudice, it should not be referred to the Committee.

Mian Raza Rabbani: We are not going into the merit or demerit. The point is

کہ جو Supreme Court order کا ہوا ہے۔ جب ایک stay order operate نہیں کر رہا تو پھر اس order کو کیوں implement نہیں کیا جا رہا ہے۔

Mr. Deputy Chairman: I think, to my mind, it can only be referred, if the House agrees. Can I take the sense of the House on this?

Mian Raza Rabbani: Sir, take the sense of the House.

Mr. Deputy Chairman: Should be referred to the Committee or not?

(The Motion was rejected)

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ حکومت مزدور دشمن حکومت ہے اور یہ IMF اور World Bank کی policies کو پوری طرح implement کر رہے ہیں اور یہ غریبوں کی بات کو یوں kill کر رہے ہیں۔ یہ ان کی مزدور دشمنی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: رضا! ان کو بولنے دیں۔ سب کو بولنے دیں، جس نے بھی بولنا ہے۔

چوہدری نوریز شکور خان: جناب چیئرمین! میں اس پر تھوڑا سا ضرور اس House کو بتانا چاہوں گا کہ -------

جناب ڈپٹی چیئرمین: ہاں جی، clear کر دیں۔ I have to go to the next question.

چوہدری نوریز شکور خان: ٹھیک ہے جی، یہ issue ختم ہو گیا ہے۔ جناب! یہ خود نہ صرف مزدور دشمن تھے بلکہ ملک دشمن سے بھی بات آگے بڑھی ہوئی ہے۔ Offices میں ان کو بٹھانے کے لئے جگہ نہیں تھی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تھیم صاحب! اس کے بعد آپ بولیں۔ تھیم صاحب! آپ legal points پر بولیں۔ جناب! آپ بولیں۔

جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھیم: جناب! یہ ایک serious معاملہ غریبوں کی

نوکری کا ہے ۔ Legal points کو اگر ہم مروڑ کر کچھ کریں گے ۔ ایک appeal file ہوئی ' وہاں appeal was allowed in favour of the employees. That was a decision. stay آیا تھا 'نہیں آیا تھا۔ Review کا پہلے ہی بھنڈر صاحب نے دیا ہے کہ Review کا admit ہوا یا نہیں ۔ But if there is no stay, they are bound to implement the order of the Supreme Court, یہ اس کی legal position ہے۔ میں اپنی بات نہیں کر رہا' اگر وہ review کے بہانے سے گئے ہوئے ہیں ۔ اگر حکومت مجھے یہ بتا دے کہ stay کی application دی ہے ' reject ہوئی ہے یا accept ہوئی ہے' یہ تو بتائیں ۔ Law is clear, judgement is in their favour and it is to be implemented مگر کیا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: نوریز شکور صاحب ! اب تو یہ آپ کے پاس treasury benches سے آگئے ہیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: دیکھیئے! ایک کو جواب تو دینے دیں ۔ بھئی جواب تو دینے دو ۔

محترمہ آغا پری گل: پوائنٹ آف آرڈر۔ چیئرمین صاحب! میری بات سنیں۔ یہ دراصل بلوچستان کا نہیں بلکہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے ۔ اس میں تمام پاکستانی بچے ہیں۔ آپ ایک کمیٹی بنائیں ۔ کمیٹی بنا کر ان کے اور ہمارے بھی ممبر رکھیں تاکہ وہ پوری رپورٹ لے آئیں ۔ یہ آپ ذرا غور کریں بے نظیر صاحبہ نے اپنی سیاست چمکانے کے لئے باہر سے لوگوں کو لگا دیا اور نواز شریف نے آتے ہی سیاست چمکانے کے لئے لوگوں کو نکال دیا ۔ اب ان بچوں کا کیا قصور ہے ؟ آپ ایک کمیٹی بنائیں جس میں ہم بھی اور وہ ممبرز بھی ہوں گے اور اس کا فیصلہ کریں۔ اس طرح یہ جھگڑا بھی ختم ہو جائے گا۔

Mr. Deputy Chairman: Wasim Sahib, do you want to make a special committee on that?

جناب وسیم سجاد (قائد ایوان): میرا اس کیس کے ساتھ ایک professional

so, I don't want to make any comment on this case. تعلق رہا ہے

Mr. Deputy Chairman: No sir, I think you are in a better position, I think, to make a comment.

Mr. Wasim Sajjad: I think sir, I would not like to make any comment because.....

ایک آواز: یہ ان کے وکیل تھے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کن کے وکیل تھے؟ I see. But if they won the case, you tell us the statistics.

جناب وسیم سجاد: لیکن میں factual بات بتانا چاہتا ہوں کہ کوئی stay order سپریم کورٹ میں نہیں ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Wasim Sajjad: But beyond that sir, I do not want to make any comment because as I said I was in ...

Mr. Deputy Chairman: What do you suggest in the situation which has arisen? There is no stay order.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, it will not be appropriate for me to make any comment. I think let the House decide. I do not want to say anything.

جناب ڈپٹی چیئرمین: وزیر صاحب! میرا خیال ہے آپ تھوڑا ---

جناب نوریز شکور: نہیں جناب! مجھے کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اچھا! آپ فرمائیں اس پر آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

جناب نوریز شکور: 774 went to Supreme Court and سپریم کورٹ نے ۱۱۶

کے بارے میں یہ کہا کہ ان کو immediately absorb کیا جائے ۔ Remaining 658 کے بارے میں larger bench بنانے کا حکم دیا - یہ وہاں پر order ہوا تھا ۔ اگر 116 کے بارے میں سپریم کورٹ کہہ سکتی تھی کہ ان کو absorb کریں larger bench بنانے سے پہلے تو پھر یہ مسئلہ ختم ہو جاتا ۔ اس وقت larger bench بن چکا ہے' معاملہ subjudice ہے' جو فیصلہ ہوگا ہم اس کو implement کریں گے ۔ جو فیصلے اب تک ہوتے آ رہے ہیں وہ تمام implement ہو رہے ہیں ۔ Right of appeal کی وجہ میں بتا دینا چاہتا ہوں ۔ میں چاہتا ہوں ہمارے جو معزز ممبران ہیں ان کو یہ باتیں پتا چلنی چاہییں ۔ -------

(مداخلت)

جناب نوریز شکور ، جناب! ہوا یہ تھا کہ جس وقت ان تمام لوگوں کو لگایا گیا تھا تو offices میں جگہ نہیں تھی اور ان کو دفتروں کے باہر ٹینٹ لگا کر بٹھایا گیا تھا ----------

Mian Raza Rabbani: Sir, this is not the issue, justification or non-justification is not the issue.

سپریم کورٹ نے ایک حکم دیا ہے ۔ کیا اس حکم کی عدولی ہو رہی ہے؟ کیا ایک stay order operative ہے یا نہیں ؛ اس وقت issue یہ ہے ۔ Issue اس وقت صرف یہ ہے ۔ کیا circumstances تھے' کیا circumstances نہیں تھے' کیوں نکالا گیا ہے' یہ یہاں پر نہیں ہے -------

((مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین، بلیدی صاحب! بیٹھ جائیں ۔ بیٹھ جائیں ۔

میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! آپ کے پاس sense of the House ہے ۔ آپ مہربانی کرکے committee form کریں ۔ آپ کے پاس sense of the House ہے ۔ You refer the matter to the committee

Mr. Deputy Chairman: Alright. Look and sort out it. Please sit down. Bhinder Sahib.

پری گل صاحبہ! پلیز بیٹھ جائیں - بیٹھ جائیں - جی بھنڈر صاحب -

(مداخلت)

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! Rule 47 (18) ذرا ملاحظہ فرمالیں-

Rule 47. In order that a question may be admissible, it must satisfy the following conditions, namely:

(18). it shall not contain any reflection on a decision of a court of law or a statutory tribunal established in Pakistan or such remarks as are likely to prejudice a matter which is subjudice.

اور subjudice معاملے کے متعلق اگر آپ آج کمیٹی بناتے ہیں تو that will definitely reflect on the decision of the Supreme Court. لہذا جناب والا! میں یہ استدعا کروں گا کہ House کی کمیٹی نہ بنائیں- جذبات کا سوال آ گیا ہے کہ اگر stay order نہیں ہے تو اس کو implement فرمانے کی کوشش کریں لیکن میرا view یہ ہے کہ کمیٹی اس میں نہ بنائیں- یہ معاملہ ہمارے rules کے منافی ہو گا-

(interruption)

Mr. Deputy Chairman: I think, we have had enough discussion on this.

میاں رضا ربانی: جناب والا! کمیٹی rules کے منافی نہیں ہے کیونکہ کمیٹی صرف ایک حد تک مجاز ہوگی جو سپریم کورٹ کا آرڈر آ چکا ہے، جو review میں یہ گئے ہیں اس کے بارے میں یہ کمیٹی مجاز نہیں ہوگی، رولز کی خلاف ورزی اس وقت ہوگی جب اس کا ambit بڑھا دیں اور کہیں کہ انہوں نے جو اپیل کی ہوئی ہے یا petition دائر کی ہوئی ہے وہ اس کو بھی دیکھے- اس کمیٹی نے limited دیکھنا ہے کہ جو فیصلہ آ چکا ہے اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا، نہیں ہو رہا تو کیوں نہیں ہو رہا؟ اس حد تک کمیٹی دیکھے گی لہذا یہ subjudice matter نہیں بنتا-

جناب ڈپٹی چیئرمین ، یہ کہہ رہے ہیں کہ implementation اس صورت تک ہو سکتی ہے is it admissible?

(interruption)

Mian Raza Rabbani: Of course, it is, because the judgement of Supreme Court has come. To that extent the judgement is there and this committee is only going to see whether that judgement is being implemented or not. It can't go beyond that.

چوہدری نوریز شکور خان، جناب والا! 116 لوگوں کا آرڈر کسی اور عدالت نے دیا ہے؟ اگر 774 لوگوں کے بارے میں سپریم کورٹ نے یہ حکم فرمایا کہ ان کو immediately absorb کیا جائے تو Supreme Court of Pakistan یہ بھی کہہ سکتی تھی کہ 774 کو absorb کیا جائے۔ جس وقت larger bench بنانے کا حکم دیا تو سپریم کورٹ کو پتا تھا کہ 658 افراد کے cases اسی عدالت میں pending ہیں۔ کیونکہ وہاں پر 774 applicants تھے۔ ان کی petitions ان کے پاس تھیں۔ جس وقت review میں گئے تو they ordered that 116 کو immediately absorb کیا جائے جس پر MD کو contempt notice بھی ملا۔ جناب! اگر یہ کمیٹی بنوا رہے ہیں تو عدالت میں جا کر درخواست دے کر 658 آدمیوں کو وہاں پر absorb کروالیں۔ That option is available sir.

میاں رضا ربانی، یہ House کی بالادستی کو کیوں تسلیم نہیں کرنا چاہتے۔

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: This is not the way sir.

(interruption).

Mr. Deputy Chairman: Shakoor Sahib, can you sort this matter out at your level.

چوہدری نوریز شکور خان، جناب والا! میں اس کو sort out کرنے کے لیے بالکل تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، کس طرح کریں گے؟

چوہدری نوریز شکور خان، جناب میں sort out کرنے کے لیے بالکل تیار ہوں لیکن یہ مسئلہ subjudice ہے، کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں ہے personal level پر I am ready, I can discuss with anybody جو بھی میرے ساتھ بات کرنا چاہتا ہے کرے۔

Mr. Deputy Chairman: Now, Minister has given a word.

میاں رضا ربانی، جناب والا! اس پر پہلے بھی discussion ہو چکی ہے and they lead to a dead valley. اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ آپ مہربانی کرکے ایک کمیٹی تشکیل دے دیں اور اس کے parameters clearly یہ دیں just to see whether the decision of the Supreme Court is being implemented or not.

Mr. Deputy Chairman: Bhinder Sahib, what is the legal view point on this.

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب معاملہ subjudice ہے۔ جناب! اس میں ایک line of distinction draw کرکے اس کے متعلق کمیٹی بنانا درست نہیں ہے۔

(interruption).

جناب ڈپٹی چیئرمین، رضا محمد رضا صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں، فرمائیں۔

جناب رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! یہ مسئلہ دو سال سے اس ایوان میں زیر بحث ہے۔ وزیر صاحب بھی مہربانی نہیں فرماتے۔ سپریم کورٹ کو ہم نے انتہائی بے وقعت بنایا۔ اس پر دو فیصلے ہیں۔ contempt of court کا فیصلہ آیا ہے" larger bench کا فیصلہ آیا ہے۔ 129 آدمیوں کی ملازمت کا مسئلہ ہے، اس کو اتنا بڑا مسئلہ نہ بنایا جائے۔ یہ گیس کمپنیاں ہمارے پورے ملک پر مسلط ہیں، ہماری تمام دولت کھا رہی ہیں، ان کو 500 لوگوں کو لگانا چاہیے۔ ہم تو 129 لوگوں کی ملازمت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ مہربانی کریں، نہ سپریم کورٹ کا وقار خراب کریں، نہ اس House کا وقار خراب کریں۔ میں بار بار دو سال سے یہ دیکھ رہا ہوں کہ زیر بحث ہے۔ اس House کو Companies کے لیے ہدایات جاری کرنی چاہیئں۔ اس House کا یہ اختیار ہے کہ

وہ فیصلہ کرے کہ وہ اتنے لوگوں کو روزگار دیں۔ اس میں کوئی پیچیدگی نہیں، نہ ہی کوئی قانونی بحث ہے۔ مہربانی کریں اور سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وسیم صاحب۔

ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! ایک سوال پر اتنا کچھ کیا گیا ہے۔ یہ ایک important issue ہے لیکن what is about the rest of the questions? تین supplementaries allowed ہیں اور آدھے گھنٹے سے آپ ایک سوال پر بحث کر رہے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: I have made it abundantly clear that it is going to be one hour and if they want to spend one hour on one question, it is their will. My ruling is Minister Sahib, you go into this matter and you come out with the solution and proper answer in the next session.

(At this stage the Opposition walked out)

Mr. Deputy Chairman: Question No 315, Dr. Muhammad Ismail Buledi. Not present.

315. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.29 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number, salary and other fringe benefits admissible to the Managing Directors, Senior General Managers, General Managers and Deputy General Manager presently serving in the Sui Southern Gas Company on contract basis?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) The requisite information is given below:—

Salary

S.No.	Designation	No. of Incumbent	Basic Pay (Rs.)
(i)	Managing Director	1	130000
(ii)	Senior General Manager	—	—
(iii)	General Manager	1	89249
(iv)	Dy. General Manager	1	70490

Fringe Benefits

Sr. No.	Designation	House Allowance	Utilities	Car (cc)	Petrol (ltrs)	Drivers wages	Medical
(i)	Managing Director	50000	6500	1600	340	5000	Self, spouse sons up to 21 and daughters till the time they get married.
(ii)	Senior General Manager	There is no Senior General Manager in the company					
(iii)	General Manager	40162	8925	1300	273	5000	
(iv)	Dy. General Manager	31721	7049	1000	182	5000	

(At this stage Mr. Sanaullah Baloch also walked out)

Mr. Deputy Chairman: It is right upto you. You will miss your question. Question No. 317. Mr. Sanaullah Baloch. Not present. Mr. Nouraiz Shakoor Khan, please go and take them back.

I think it will be more effective if you go, it is not my - آپ بولیں "میں کر دوں گا" job, by the way ثناء اللہ صاحب آ گئے ہیں۔

317. ***Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.29 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the locations of the Head Offices of the Sui Southern and Sui Northern Gas Companies; and

(b) the number of consumers of the Sui Southern Gas Company with province-wise break-up?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) The Head Office of Sui Southern Gas Company Limited and Sui Northern Gas pipeline Limited are located in Karachi and Lahore respectively.

(b) Province-wise number of consumer of Sui Southern Gas Company Limited, are as under:—

Province	Consumers
Sindh	1,575,938
Balochistan	1,35,081
Total:	1,711,019

جناب ثناء اللہ بلوچ، جناب والا! پہلی بات یہ ہے کہ میں نے walk out کیا ہے اور اپنا احتجاج record کروایا ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ میں ڈاکٹر شہزاد وسیم کی بات سے agree کرتے ہوئے کہوں گا کہ ہم نے آپ کو پہلے question پر اسی لئے suggest کیا تھا کہ یہ اتنا بڑا issue ہے اور مجھے پتا تھا کہ ان تین questions پر آ کر House میں یہی خرابی

ہوئی ہے، ہم نے اس وقت suggest کیا کہ Sui Southern, Sui Northern پر سندھ اور بلوچستان کی serious قسم کی تشویش اور ان کے تحفظات ہیں۔ اس کے لئے ہم نے اسی وقت کہا تھا کہ اگر ایک مختصر کمیٹی بنتی تو دوسرا سوال بھی اس میں cover ہو جاتا تھا اور تیسرا بھی ہو جاتا تھا لیکن آپ نے اس وقت اس پر توجہ نہیں دی۔ بعد میں ان سوالوں کی وجہ سے ہمارے لیے یہ نوبت آ گئی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بھئی آپ کا سوال کیا تھا؟

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب! سوال یہ ہے کہ میں نے question کیا تھا کہ جو پاکستان، ایران اور انڈیا کے درمیان pipeline ہے آیا اس کی کوئی pre-feasibility بنی ہے؟ جناب وزیر صاحب نہیں ہیں اور وہ سن نہیں پائیں گے اور جواب نہیں دے سکیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے، آپ ذرا بیٹھ جائیں۔

Mr. Deputy Chairman: Question No. 318. Mr. Sanaullah Baloch.

آپ سوال نمبر 318 بولیں۔

جناب ثنا اللہ بلوچ: سوال نمبر 318۔

318. ***Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.29 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that new electricity connections are not being provided for the tube-wells in Balochistan, if so, it reasons and the time by which the same will be provided; and*

(b) *the names of the provinces other than Balochistan where there is a ban on the said connections?*

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) There is no ban on installation of tubewell connections in Balochistan. However, restrictions are temporarily imposed in some areas due to over loading of Grid Station Transformers and Transmission Lines.

(b) There is no ban of tubewell connections in any province of the country.

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary question?

جناب ثناء اللہ بلوچ، جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ پاکستان میں 17800 mega watts سے زیادہ بجلی پیدا ہوتی ہے۔ میرے محترم وزیر، شیر پاؤ صاحب اس حقیقت کو سمجھتے ہیں کہ بلوچستان وہ صوبہ ہے جسے سب سے کم بجلی ملتی ہے۔ اگر بجلی کی زکواۃ بھی نکالی جائے تو وہ بھی 220 mega watts سے زیادہ بنتی ہے لیکن 17800 mega watts میں سے بلوچستان کو صرف 220 mega watts بجلی مل رہی ہے۔ ایک 220 KV اور دوسری 130 K.V کی transmission line ہے۔ اس کے علاوہ دو 132 K.V کی transmission lines ہیں۔ پاکستان میں 2000 mega watts بجلی surplus ہے جو ہم انڈیا کو بیچنا چاہ رہے ہیں جس کے بارے میں ابھی تک agreement نہیں ہو رہا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ بلوچستان میں اور کوئی economic activity نہیں ہے۔ اس کی ساری زمین بارانی ہے۔ یہ پاکستان کا 43% رقبہ کا صوبہ ہے، اس کی economic development صرف اسی طرح ہو سکتی ہے کہ یہاں پر کم از کم 500 K.V کی transmission lines بچھائی جائیں۔ یہاں پر لوگوں کو tube-well کے connections دیئے جائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ سوال پوچھیں کہ آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب ثناء اللہ بلوچ، سوال یہی ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ transformers پر load آتا ہے، grid stations پر load آتا ہے۔ بجلی کم ہے، اس لئے tube-well connections نہیں دئے جا رہے ہیں۔ ہماری یہ گزارش ہے کہ tubewells connections دینے کے لئے جس طرح دوسرے بڑے بڑے mega projects announce ہوئے، اسی طرح اس کے بارے میں بھی اعلان کیا جائے۔ یہ project masses کو effect کرنے والا ہوگا۔ میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وزیر موصوف یہاں اعلان کریں کہ بلوچستان کو 500 K.V کی transmission lines سے بجلی فراہم کی جائے گی تاکہ transformers and grid stations پر load کم ہو سکے اور بلوچستان کی socio economic development ہو سکے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب آفتاب احمد خان۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ (وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی): میں فاضل ممبر

کی بہت قدر کرتا ہوں اور انہوں نے ہمیشہ بلوچستان کی ترقی کے لئے بات کی ہے۔ ان کا سوال یہ تھا کہ آیا tube-wells کے connections پر ban ہے یا نہیں ہے؟ جناب والا! وہاں ban نہیں ہے لیکن جو grid stations overload ہیں ' وہاں پر ہم tube-well connections نہیں دے سکتے یا جو transmission lines overload ہیں 'وہاں سے connections نہیں دے سکتے ہیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے اراکین ہاؤس میں واپس تشریف لے آئے)

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: وہاں پر 55 grid stations ہیں' ان میں سے 17 over-loaded ہیں ۔ ان علاقوں میں tube-well connections temporarily روکے ہوئے ہیں۔ اسی طرح سے over-loaded transmission lines سے connections نہیں دے سکتے۔ جناب والا! جہاں تک ان کے اس سوال کا تعلق ہے کہ بلوچستان کو بڑی transmission lines دی جائیں' میں ان کے اس سوال سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں پچھلے دنوں بلوچستان گیا تھا ۔ وہاں میں نے ایک ارب روپے grid stations and transmission lines کے لئے دینے کا اعلان کیا تھا۔ انشاء اللہ جب یہ grid stations and transmission lines complete ہوں گی تو وہاں پر بجلی کی صورت حال بہت بہتر ہوگی۔ تاہم ہم اسے مزید بہتر کرنے کے لئے تیار ہیں کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک پسماندہ صوبہ ہے۔ پانی اور بجلی کی مد میں جو کام ہو رہے ہیں' میرا خیال ہے کہ یہ سب سے زیادہ بلوچستان میں ہی ہو رہے ہیں ۔ ہماری ministry کی بلوچستان میں اس حوالے سے inputs بہت زیادہ ہیں ۔ چاہے یہ dams کے حوالے سے ہیں یا transmission lines, grid stations or power houses کے حوالے سے ہیں۔ کوئٹہ کا Power House بند تھا ' جب میں وہاں گیا تھا تو میں نے کہا تھا کہ اسے دوبارہ چلایا جائے اور یہ اب چلنا شروع ہو گیا ہے۔ ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔

جناب والا! میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ tube-wells کے سلسلے میں ہم وہاں 2.7 billion کی subsidy دے رہے ہیں۔ اس وقت total subsidy over 500 billion ہے ۔ ہم بلوچستان کو اس میں سے سالانہ 2.7 billion دے رہے ہیں ۔ جناب والا! his question is

well taken. کوشش یہی کریں گے کہ جو بھی ہو سکے، وہ کریں ۔ جناب والا! انہوں نے اپنے علاقے میں grid station کے لئے کہا تھا اور میں نے اس کی فوراً منظوری دے دی تھی۔ ہم یہ ضرور ادھر لگائیں گے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : بلیدی صاحب! تھوڑا صبر کریں۔ ثناء اللہ بلوچ صاحب۔

جناب ثناء اللہ بلوچ، جناب والا! میں وزیر موصوف کا مشکور ہوں کہ وہ صوبوں کے مسائل کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں ۔ وہ Inter Provincial Coordination Committee کے سربراہ بھی ہیں جس کی وجہ سے ان کی صوبوں کے معاملات پر زیادہ گہری نظر ہونی چاہیے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ صوبوں میں 1997 تک village electrification بڑی تیزی سے ہو رہی تھی اور بلوچستان وہ واحد صوبہ تھا جہاں 85-1984 میں دوسرے صوبوں سے زیادہ electrification ہوئی تھی ۔ اب اس کی رفتار بالکل کم ہو گئی ہے ۔ اگر village electrification کم سطح پر ہوگی تو agriculture sector develop نہیں ہوگا کیونکہ وہاں پر irrigation کا system نہیں ہے۔ اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ grid stations کے ساتھ ساتھ transmission lines بھی ہوں اور بلوچستان میں village electrification کے لئے 50 لاکھ یا ایک کروڑ کی طرف نہ دیکھیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، کوئی ایسی بڑی سکیم بن رہی ہے۔

جناب آفتاب احمد شیر پاؤ، میں ابھی جب وہاں پر گیا تھا تو وہاں پر 10 grid stations کو upgrade کیا ہے۔ کچھ میں augmentation کیے ہیں، کچھ نئے بنے ہیں، کچھ فیڈر ایسے تھے جو کہ ویسے ہی پڑے ہوئے تھے ان سب کو شروع کرایا۔ بلیدی صاحب ادھر ہوں گے ان کی transmission line مکمل ہو گئی ہے، ابھی میں اس کا افتتاح کرنے جاؤں گا ۔ بڑا پراجیکٹ ہے تو یہ سب projects وہاں شروع ہیں ۔ میں ممبر صاحب کو یہ تجویز دوں گا کہ جتنے بھی بلوچستان کے سینیٹر صاحبان ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر ایک presentation کرا دیں گے،

جو وہ چاہیں گے جو ان کی تجاویز ہوں گی، ان تجاویز کے اوپر ہم عمل کریں گے۔

Mr. Deputy Chairman: Sanaullah sahib, are you happy with that? Raza Muhammad Khan.

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! بار بار یہ کہتے ہیں کہ ہم نے وہاں پر بڑے کام کیے ہیں ۔ ہمارے نزدیک بلوچستان کی نصف آبادی کے لیے وہاں transmission line کے لیے کوئی پروگرام نہیں ہے، کوئی grid station نہیں ہے ۔ اب اس نے جو وعدہ کیا ہے اس کا کوئی time بتا دیں کہ ہم ان کے ساتھ آئیں گے، ان کے گھر آئیں گے۔وہ کیا کہنا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں کیا کرنا چاہتے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Alright. Do you want to make a statement? Go ahead.

چوہدری نوریز شکور خان، اس وقت جو issue under discussion تھا اس میں as far as implementation of Supreme Court کے بارے میں، میں سمجھتا ہوں کہ دونوں sides سے ایک کمیٹی بنا دی جائے اور اب تک جو کچھ بھی orders کی implementation کے بارے میں، جو چیزیں pending ہیں with the courts ان کے بارے میں ہم مکمل information provide کر دیں گے تاکہ ایک جو سلسلہ کافی عرصے سے یہاں پر چل رہا ہے، اس سے یہ ہوگا کہ تمام چیزیں اس ہاؤس میں clear ہو جائیں گی ۔ So, there is no objection to form a committee.

Mr. Deputy Chairman: Leader of the House and Raza Rabbani sahib, why don't you get together and form this Committee and put it up.

Mian Raza Rabbani: Sir, we will do that and I would like, on behalf of the Opposition, to thank the Minister for having shown this grace and magnanimity.

Mr. Deputy Chairman: All is well that ends well.

صبر کی بات ہے۔ اچھا آپ کی بات کا جواب انہوں نے دے دیا ہے ۔ آپ work out کریں،
پروگرام بنائیں and then you can fix up a meeting with the Minister for Water and Power.

316. ***Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.29 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) whether the Iran-Pakistan-India gas pipe line project is feasible; and

(b) the percentage of royalty to be given to the provinces from the said project?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) The feasibility of Iran-Pakistan-India (IPI) gas pipline is yet to be determined after conducting a techno-economic feasibility study of the project.

(b) Royalty is payable to the provinces on crude oil and gas which is produced/discovered within the boundaries of the province.

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary question? Yes.

جناب ثناء اللہ بلوچ، جناب! میں نے محترم چوہدری صاحب سے یہ سوال کیا تھا کہ آیا ایران پاکستان اور انڈیا کے لیے جانے والی جو متوقع پائپ لائن ہے، اس کی feasibility یا pre-feasibility رپورٹ بنائی گئی ہے یا نہیں تو اس میں تھا کہ قابل عمل ہونے کی رپورٹ بعد میں بنائی جائے گی۔ میرا دوسرا سوال یہ تھا کہ اس میں جو بلوچستان کا جغرافیہ ہے وہ سب سے زیادہ ہے ---

جناب ڈپٹی چیئرمین، یعنی اس کا حدود اربع زیادہ ہے ۔

جناب ثناء اللہ بلوچ، جناب! یہ کوئی 1400-1800 کلومیٹر طویل پائپ لائن ہے ۔ اس میں ایرانین سیستان بلوچستان اور اس بلوچستان کا تقریباً 80% ایریا آتا ہے۔ اس میں، میں نے پوچھا ہے کہ صوبوں کو کیا رائلٹی یا شیئر ملے گا تو یہاں پر دیا گیا ہے کہ جو صوبے تیل پیدا کرتے ہیں یا تلاش میں مدد دیتے ہیں ان کو رائلٹی ملتی ہے ۔ جناب جب اتنی بڑی پائپ لائن آپ

ایک صوبے سے گزار رہے ہیں، اگر اس میں اس صوبے کے یہ تحفظات ہیں کہ اس پر اس کو rent دیا جائے، اس کو رائلٹی دی جائے، اس کے حفاظت کے معاملات ہیں----

جناب ڈپٹی چیئرمین، تو یہ پوچھیں کہ کیا اس کو رائلٹی دی جائے گی یا نہیں دی جائے گی۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: انہوں نے دیا ہے کہ رائلٹی نہیں دی جائے گی۔ میں آپ کو بتاؤں کہ دیکھیں پاکستان---

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کہنا کیا چاہتے ہیں ?Ask the question

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب! میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ اس کے بغیر ناممکن ہے کہ آپ بلوچستان سے پائپ لائن گزار سکیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: چوہدری نوریز شکور صاحب! یہ کہتے ہیں کہ ناممکن ہے، بتائیں انہیں۔

چوہدری نوریز شکور خان: یہ زیادہ detail میں چلے جاتے ہیں، اگر مجھے موقع دیں تو میرا خیال ہے کہ وہ سوال نہیں کریں گے۔ پہلا portion یہ ہے کہ ابھی preliminary stages پر بات چیت ہو رہی ہے۔ Feasibility کی stage بھی ابھی نہیں آئی۔ ابھی ہم ان سے ایک MOU sign کرنے جا رہے ہیں۔ اس کے لیے تیاری ہو رہی ہے، اس کے لیے negotiations ہو رہی ہیں۔ یہ تو first portion of the question ہے جناب۔ رائلٹی کے بارے میں اس میں clear cut لکھا ہے، تھوڑا سا میرے بھائی confuse ہو رہے ہیں۔ رائلٹی اس صوبے کو ملتی ہے جہاں پر وہ چیز produce ہو رہی ہے۔ جیسے تیل گیس یا کوئی بھی mineral یا اس کے علاوہ اور چیزیں water and Power بھی ہے جو صوبہ سرحد کو ملتی ہے۔ جہاں تک pipe line گزرنے کا تعلق ہے، جس جگہ سے ہم pipe line گزاریں گے ان سے وہ زمین باقاعدہ خریدیں گے۔ Purchase کرنے کے بعد اس کی قیمت ہم انہیں ادا کریں گے۔ قیمت ادا کرنے کے بعد وہاں سے pipe line گزرے گی۔ اس کے بعد ایک اور چیز انہوں نے کہی security وغیرہ، وہ naturally وہاں پر security کے لئے بندے hire کریں گے، جو بھی طریقہ کار بنائیں

گے لیکن جناب! ابھی یہ پراجیکٹ بہت ہی بنیادی سطح پر ہے۔ جس وقت یہ تمام چیزیں finalise ہوں گی تو ان کی proposal بھی consider کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ اکرم ولی صاحب۔

جناب محمد اکرم: میرا سوال یہ ہے کہ رائلٹی یا سرچارج جو گیس کی pay کی جاتی ہے اور اس وقت جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ بلوچستان کی مالی حالت بہت بری ہے اور بار بار اس چیز کا ذکر کیا گیا ہے کہ مرکز کی طرف بلوچستان کے تقریباً چار ارب روپے گیس سرچارج کے due ہیں ۔ اس کی ادائیگی اگر فوری طور پر نہیں ہوئی تو یہ حالت مزید خراب ہو جائے گی۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر یہ رائلٹی ادا کی جا رہی ہے تو یہ payment جو صوبے کی ہے اس کے متعلق وزیر صاحب کیا فرمائیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ رائلٹی تو پھر ریلوے والوں کو بھی دینی پڑے گی۔ سڑک بنانے والوں کو بھی دینی پڑے گی یہ تو بات نہیں بنتی۔ دوسرا سوال کر لیں۔

چوہدری نوریز شکور خان: گیس کی رائلٹی وغیرہ دیتے ہیں۔ رائلٹی وزارت خزانہ کے پاس ہوتی ہے' انہوں نے ادائیگی کرنی ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے این ایف سی میں بھی یہ بات under discussion رہی ہے۔ رائلٹی صوبہ بلوچستان کی کوئی out standing نہیں ہے۔ یہ one of the major issues ہے' NFC میں اس کے بارے میں clarification ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ' لیاقت بنگزئی صاحب۔

جناب لیاقت علی بنگزئی: جناب! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال ہے۔ یہ فرما رہے ہیں کہ جہاں گیس پائپ لائن بچھائی جاتی ہے وہ زمین خرید کر ان کے مالکان کو پیسے دیتے ہیں لیکن جو میرے مشاہدے میں ہے اس وقت مستونگ سے قلات کی طرف جو گیس پائپ لائن جا رہی ہے وہاں سے مجھے شکایت ملی ہے کہ وہاں کے مقامی لوگوں کو زمین خریدنے کے باوجود پیسے نہیں دیئے گئے۔ اس بارے میں وزیر موصوف کیا فرمائیں گے۔

چوہدری نوریز شکور خان: جناب' سنی سنائی نہیں' پکی اطلاع کریں پھر میں پتا کرا لیتا ہوں۔

جناب لیاقت علی بنگزئی، نہیں جی، یہ پکی اطلاع ہے۔مجھے خدشہ یہ ہے کہ یہ کام بند ہو جائے گا کیونکہ یہ سنی سنائی بات نہیں ہے۔ ویسے میں نے ان سے پتا کیا ہے وہ پیسے نہیں دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، خدشہ ذرا دور کر دیں۔

چوہدری نوریز شکور خان، جناب! مجھے کوئی particular کیس بتا دیں۔ میں پتا کرا لیتا ہوں، otherwise بھی میں پتا کرا لوں گا۔

Mr. Deputy Chairman: The Question Hour is over. The remaining questions and their printed replies placed on the table of the House shall be taken as read. May I go through leave applications. Item No.3.

@89. ***Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 06-05-2004 at 10.25 p.m.)

Will the Minister for Minorities, Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state:

(a) the Archaeological monuments and sites protected under the Antiquities Act, 1975 with province-wise break-up; and

(b) the funds allocated for the preservation and conservation of the said monuments and sites during the last four years?

Rais Munir Ahmad: (a) There are presently 392 Archaeological Monuments and sites protected under the Antiquities Act, 1975. The Province-wise break-up of these Monuments and Sites is as under:—

S. No.	Name of Province	Number of historical monuments and Sites
1.	Balochistan	29
2.	N.W.F.P.	88
3.	Sindh	126
4.	Punjab	149

Question hour is being over remaning questions and their answers will be placed on the table of the House.

(b) The funds allocated for the preservation and conservation of said monuments and sites during the last four years is given below:—

Rs. in million

Financial Year	Funds Allocated	
	Normal Budget	Development Budget
2000-2001	3.750	20.199
2001-2002	5.000	18.002
2002-2003	4.100	86.979
2003-2004	4.700	84.413
Total :	Rs. 17.550	209.593

@99. ***Mr. Muhammad Enver Baig:** (Notice received on 24-05-2004 at 9.36 a.m.)

Will the Minister for Minorities, Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state:

(a) the salary, allowances and other fringe benefits admissible to Chief Executive, Pakistan Cricket Board and the salary allowances and other fringe benefits paid/allowed to the present incumbent with month-wise break-up; and

(b) whether it is a fact that the Chief Executive PCB contract allows to take other paid assignment such as TV commentator?

Rais Munir Ahmad: (a) The details of perks and privileges of Honorary Chief Executive Officer of the Pakistan Cricket Board is attached at Annex-A, B and C. No salary or allowances are being claimed by the CEO (Mr. Ramiz Raja) except for the 1300 CC Honda City Car and its maintenance. He is not drawing and daily allowance for his domestic tours, however he is paid for his official tours abroad as per rates stated below:—

(i) Domestic Rs. 2000/- per day or Rs. 4,000/- if accommodation self arranged.

@Deferred from 7th July, 2004.

(ii) International US $ 150 or US $ 300 if accommodation self arranged. Allowances in Pounds for U.K.

(b) there is no bar for a Chief Executive Officer to take other assignment such as TV Commentator. Mr. Chisty Mujahid the *Ex.* PCB Chief Executive Officer also commentated during the 2003 World Cup. "The International Cricket Councils" conflict of interest committee has also no objection to present Chief Executive Officer's commentary assignments (Annex-D).

Annex-A

Annexure to Notification dated July 15, 2003 3/11

PAKISTAN CRICKET BOARD
ALLOWANCES AND PERQUISITIES OF OFFICIALS

5b. **Chief Executive (Honorary)**

1)	Car	1 x 1300 CC.
2)	Fuel	Upto the limit of 250 liters per month.
3)	Entertainment	Actual but not exceeding Rs. 8,000 per month.
4)	Telephone	One mobile at actual but not exceeding Rs. 10,000 per month. One residential telephone line with fax machine for official calls/use only. Reimbursement of official calls made from any other number will be in addition.
5)	Domestic Servants	1xservant/1x driver/1x cook/1 x security guard. (If CE is on honorary basis.)
6)	Travel	Club class.
7)	Lodging	Domestic: PCB appointed five star hotel (executive floor) or self arranged. International: PCB appointed hotel or self arranged.
8)	Daily Allowances	Domestic: Rs. 2,000 per day or Rs. 4,000 if accommodation self arranged. International: US$ 150 or US$ 300 if accommodation self arranged. Allowances in Pounds for UK.
9)	Medical	Actual but not exceeding Rs. 5,000 per month. Hospitalization: Actual if not covered by health insurance plan.

Chairman, PCB.

Annex-B

Monthly Mobile Bill Detail (in use of CEO)
From May 2003 to April 2004

Month	Amount
May-03	32,045
Jun-03	16,611
Jul-03	3,566
Aug-03	9,097
Sep-03	13,448
Oct-03	13,375
Nov-03	7,166
Dec-03	14,021
Jan-04	—
Feb-04	4,503
Mar-04	3,733
Apr-04	4,213
Total:	**121,778**

Annex-C

	Petrol	Maintance	Total
May-03	9,140	1,585	10,725
June-03	7,374	3,945	11,319
July-03	0	0	0
Aug-03	0	2,200	2,200
Sep-03	4,000	0	4.000
Oct-03	4,362	10,700	15,062
Nov-03	10,670	0	10,670

Dec-03	3,840	2,000	5,840
Jan-04	5,905	0	5,905
Feb-04	7,970	0	7,970
March-04	8,520	2,550	11,070
April-04	7,715	0	7,715
May-04	8,356	0	8,356
TOTAL	77,852	22,980	100,832

Annex-D

ISSUES RELATING TO A CONFLICT OF INTEREST AS MENTIONED IN CLAUSE 4 OF THE CODE.

4. Conflicts of Interest

4.1 Directors must be free from any influence which might interfere or Appear to interfere with the proper and efficient discharge of their duties, or which might be inconsistent with their duty of loyality to the ICC. It is also the duty of Directors not to use their position with the ICC for personal advantage or gain. To that end no Director shall have an undisclosed conflict of interest.

4.2 Circumstances in which a conflict of interest would arise include:

a) Material and direct personal involvement with sponsors, suppliers, vendors, contractors, venues, broadcasters, customers, such as, ownership of a material interest in such an entity; acting in any material capacity in such an entity, or acceptance of material payments, services or loans from such an entity.

b) Ownership of property affected by ICC action or acquired as a result of confidential information obtained from ICC.

c) Outside employment which might materially impact a Directors performance or efficiency in relation to its duties to the ICC.

d) Outside activities in civic, professional or political organizations which might involve improper and unauthorized divulging of confidential information

This list is not exhaustive merely illustrative.

315. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.29 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number, salary and other fringe benefits admissible to the Managing Directors, Senior General Managers, General Managers and Deputy General Manager presently serving in the Sui Southern Gas Company on contract basis?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) The requisite information is given below:—

Salary

S.No.	Designation	No. of Incumbent	Basic Pay (Rs.)
(i)	Managing Director	1	130000
(ii)	Senior General Manager	—	—
(iii)	General Manager	1	89249
(iv)	Dy. General Manager	1	70490

Fringe Benefits

Sr. No.	Designation	House Allow-ance	Utilities	Car (cc)	Petrol (ltrs)	Drivers wages	Medical
(i)	Managing Director	50000	6500	1600	340	5000	Self, spouse sons up to 21 and daughters till the time they get married.
(ii)	Senior General Manager	There is no Senior General Manager in the company					
(iii)	General Manager	40162	8925	1300	273	5000	
(iv)	Dy. General Manager	31721	7049	1000	182	5000	

319. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.29 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that electricity wires in Ali Ghor Abad, Lahori Muhallah and Rehmat Pur, Larkana are very old and defective; and

(b) the time by which the said wires will be replaced?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) It is a fact that electricity wires in Ali Gohar Abad, Lahori Muhallah and Rehmatpur, Larkana were very old and defective. The old/defective electricity wires have already been replaced in the following areas:—

(i) Near Chandio Ice Factory, Rehmatpur.

(ii) Latif Colony, Rehmatpur.

(iii) Near Church, Rehmatpur.

(iv) Rice Canal Side, Lahori Muhallah.

(v) Phull road, Ali Goharabad.

(vi) Raharpur near Ali Goharabad.

(vii) Muhallah Sain Dad, Ali Goharabad Phase-I.

(viii) Sufaid Masjid, Phase-I Muhallah Ali Goharabad.

(b) The following areas have been surveyed and their defective/old wires are likely to be replaced during FY 2004-2005:

(i) Near Syedan to Padhar, Lahori Muhallah.

(ii) Near Gasleti Depot, Rehmatpur Muhallah.

(iii) Muhallah Sain Dad Phase-II, Ali Goharabad.

(iv) Muhallah Kafla Serai backside of Behshti Mosque, Ali Goharabad.

(v) Old Primary School near Sufaid Mosque, Ali Goharabad Phase-II.

320. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that supply of natural gas to Tehsil Gujar Khan and its Villages Sukhu, Krumb Ilyas and Doltala, District Rawalpindi, was approved two years back, if so, the time by which the same will be supplied to those areas?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: It is not correct that supply of natural gas to Tehsil Gujar Khan and its villages Sukhu, Krumb Ilyas and Doltala District Rawalpindi was approved two years back. The gas Company had laid its network in Gujar Khan in the year 1994 and in village Doltala during 1996. For supply of gas to village Sukho, the cost per consumer works out to Rs. 46,429 as against the approved per consumer cost criteria of Rs. 20,000 fixed by the Government for supply of gas to new towns/villages/areas for the Province of Punjab. The survey of village Krumb Ilyas District Rawalpindi is being carried out and the Company is expected to submit report by the end of August, 2004.

321. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state:

(a) the number of Khuddam-ul-Hujjaj sent to Makkah in the last Hajj season 2002-2003; and

(b) the number of complaints received against the said Khuddam-ul-Hujjaj and the action taken thereon?

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: (a) For Hajj-2003, a contingent of 275 Khuddam-ul Hujjaj was deputed to Saudi Arabia for the welfare of Pakistani intending pilgrims. The break-up of Khuddam-ul Hujjaj was as under:—

(i)	Pakistan Armed Forces	160
(ii)	Civil Armed Forces	25
(iii)	Boys Scouts	60
(iv)	Police	30
	Total:	275

(b) No complaint was received against Khuddam-ul Hujjaj in this Ministry.

322. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state the details of dams presently being constructed in the country?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: Following five (5) dams are presently under construction:

S. No.	Dam	Location	Cost	Live storage MAF	Power generation MW	Area irrigated Acres
1.	Gomal Zam Dam	NWFP	Rs. 12829 million	0.892	17.4	163086
2.	Mirani Dam	Balochistan	Rs. 5811 million	152,00 acre ft.	—	33,200
3.	Satpara Dam	NAs	Rs. 2090.431 million	51484 acres ft.	12.7	15536
4.	Sabakzai Dam	Balochistan	Rs. 1010.325 million	21646 acre ft	—	6680
5.	Mangla Dam Raising	AJK	Rs. 62.55 billion	2.9	300	Common Pool

323. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(*a*) *the details of the Federal Lodges in the country indicating their locations and number of rooms in each lodge; and*

(*b*) *the details of the Federal lodges sold/privatized since 1995 indicating also their location and the amount received from the sale/privatization of these lodges?*

Syed Safwanullah: (a):

Name of Lodge	Location	Accommodation Room	Accommodation Suite
Islamabad			
Federal Lodge No. 1	G-5/1	42	13
Federal Lodge No. 2	G-5/1	39	11
Ghazi Illah Din Shaheed Hostel, Islamabad. (With Foreign Office)	G-5/1	41	01
Fatima Jinnah Hostel	G-5/2	34	04
Chummary Hostel	G-8/1	36	—
Gulshan-e-Jinnah Complex	F-5, Islamabad	—	201
Peshawar			
Federal Lodge, Peshawar	Shami Road, Peshawar	29	04
Lahore			
Chamba House	5-Gold Road, Lahore.	47	24
Karachi			
1. Qasr-e-Naz	Club Road, Karachi.	49	11
2. Garden Hostel	Garden Road, Karachi.	76	17

Name of Lodge	Location	Accommodation Room	Suite
Quetta			
Federal Lodge-I	Zarghoom Road, Quetta.	16	—
Federal Lodge-II	Setellite Town, Quetta.	—	21
Federal Lodge-III	-do-	23	30

(b) Federal Lodges No. 1—4 located at Mall Road Murree, were sold by the Privatization Commission of Pakistan in January, 1999 at a cost of Rs. 39.2 million.

324. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the water storage capacity of Tarbela dam and Mangla dam at the time of their construction and that at present;

(b) the affects of decrease of water storage capacity of these dams; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to increase the capacity of these dams?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a):

Storage Capacity		Tarbela	Mangla
Original	Gross Live	11.616 MAF 9.70 MAF	5.882 MAF 5.30 MAF
Present	Gross Live	8.496 MAF 7.28 MAF	4.729 MAF 4.24 MAF
Reduction in live storage capacity		25%	20%

(b) The negative effects of decrease in storage capacity are listed below:

— Acute shortage of irrigation water during late Rabi and early Kharif Seasons.

— Less Water available and less hydropower generation.

— Flood flows cannot be fully regulated thus causing devastation downstream.

(c) The work on Raising Mangla Dam, to increase its reservoir capacity by 2.9 MAF, is in progress. It will compensate the losses upto some extent.

The original capacity of Tarbela Dam is difficult to be restored and so far no feasible option has been found.

325. ***Syed Murad Ali Shah:** (Notice received on 16-04-2004 at 1.45 p.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state:

(a) the current budget allocation of the Islamic Ideology council; and

(b) the time by which the government will submits council reports in the Parliament for the year 1994 till date?

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: (a) The current budget allocation of Council of Islamic Ideology is Rs. 22,629,000.

(b) The reports of the Council of Islamic Ideology received till 1997, including the final report, have been submitted to the Parliament and the Provincial Assemblies. The reports received thereafter are under consideration of the Government for submission to the Parliament and Provincial Assemblies.

326. ***Mrs. Rukhsana Zuberi:** (Notice received on 6-05-2004 at 9.50 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the factors on the basis of which the oil prices are reviewed fortnightly by oil Companies Advisory Committee?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: The factors on the basis which the oil prices are reviewed fortnightly by Oil Companies Advisory Committee are given below:—

(i) *Ex*-Refinery Price: worked out on the basis of average fortnightly price in international market.

(ii)	Excise/Custom Duty	As notified by CBR.
(iii)	Petroleum Dev. Levy	As notified by Ministry of P&NR.
(iv)	Distribution Margin	3.5% of *Ex*-depot sale price.
(v)	Dealers Commission	4.0% Ex-depot sale price.
(vi)	Inland Freight Margin	Actual transportation cost.
(vii)	General Sales Tax	15% of the sum of the above factors.

327. ***Mrs. Rukhsana Zuberi:** (Notice received on 6-05-2004 at 9.50 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that electricity load shedding is being done in Karachi, if so, its reasons?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: At present occasional load shedding is being carried out in Karachi due to following reasons:

Shortage of Generation

The current city power demand is 2040 MW, KESC's combine generation capacity is 1530 MW including IPPs, KANUPP and Pakistan Steel. The shortage is met through supplies from WAPDA 300 to 560 MW, Slightest lowering of supplies from WAPDA or outage of any KESC's units renders KESC helpless and load shedding begins till the supply and demand matches.

Over Loading of Power Transformers at Grid Station

Out of 102 power transformers in our system, most are highly over loaded but we have carry out load shedding on few transformers where the load increases the limit of 100% to save the transformers from damage. Replacement programme of these over loaded transformers with enhanced capcity is under progress and so far two such power transformers have been replaced.

EHT Fault and Tripping

Sometime unforeseen fault/problems/tripping in EHT system cause interruption in power supply to the consumers which is normally for short duration. These faults/tripping are part of the old.over loaded system and cannot be avoided altogether, till such time the system is rehabilitated.

Localized Cable Faults

Our distribution system, particularly the primary distribution is also over loaded. In case of cable fault, the load management is adopted, therefore, some of the serving areas remain duped/shed in rotation till repair of the fault. It is informed that the above mentioned causes are not constants features of the systems, but occur occasionally due to various reasons particularly with the rise in temperature during summer season.

328. ***Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 06-05-2004 at 10.25 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state;

(a) the share of NWFP in the revenues generated from the Tarbela hydro-electric station during the last four years; and

(b) the criteria laid down for determining the said share?

Reply not received.

329. ***Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 07-05-2004 at 11.55 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the names and place of domiciles of the private contractors, who were awarded contracts of distribution sui gas bills in District Chakwal from January, 2002 to 1st April 2004;

(b) whether it is a fact that remuneration was not paid well in time to the said contractors, if so, the reasons thereof?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) M/s Trends Advertising (Pvt) were engaged as contractor for gas bills distribution for Islamabad Region including District Chakwar for the period from 1st January 2002 to 24-10-2004. Their contract was

terminated on 24-10-2002 and thereafer *w.e.f.* 25-10-2002 M/s Abdur Rahim were awarded contract for gas bills distribution for Islamabad Region including district Chakwal. Their contract would expire on 2/5/2005. The information regarding domicile of the contractors is as under:—

Name	Place of Domicile	Period
i. M/s Trends Advertising (Pvt)	Lahore	1-1-2002 to 24-10-2002
ii. M/s Abdur Rahim	Peshawar	25-10-2002 to 2-5-2005

(b) It is not correct.

330. ***Syed Hidayatullah Shah**: (Notice received on 07-05-2004 at 11.55 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state the number of applications received from widows/poor persons belonging to district Mansehra for the financial assistance/dowry funds from January, to May 2004 indicating also the action taken thereon?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: A total number of 170 applications were received from widows/poor belonging to district Mansehra for the financial assistance/dowry funds from January to May, 2004. All these applications have been sent to Pakistan Bait-ul-Mal/Zakat and Ushr Department Government of NWFP for consideration on priority basis as per rules/policy.

331. ***Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 08-05-2004 at 1.00 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the number, names, designation and names of departments of the Government Employees who have applied for plots reserved for the disabled Government Employees in sector G-14, Islamabad; and;

(b) the number of plots reserved in that sector in the said category?

Syed Safwanullah: (a) Requisite information is enclosed.

(b) There are about 53 plots reserved under Disabled Quota in Phase-IV housing scheme.

(Annexures has been placed on the Table of the House as well as Library).

332. ***Professor Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 13-05-2004)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the steps taken by the Government to control over billing of electricity;

(b) the line losses of WAPDA at present and reasons thereof?

Reply not received.

334. ***Syed Murad Ali Shah:** (Notice received on 02-6-2004 at 11.40 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the number of plots allotted to Journalists in Rawalpindi and Islamabad on the recommendations of M/o Information and Broadcasting since 1990 indicating also the names of allottees and the size of plots in each case?

Syed Safwanullah: 59 plots have been allotted to the Journalist by the FGE Housing Foundation on the recommendations of M/o Information and Broadcasting under Phase-III of its housing scheme launched in 1996. A list containing their names and size of plot is attached.

FEDERAL GOVERNMENT EMPLOYEES HOUSING FOUNDATION
LIST OF JOURNALISTS WHO HAVE BEEN ALLOTTED PLOTS IN PHASE-III

SNO	NAME	PLOT.NO	STREET	SUBSECTOR	SIZE
1	ZIA SHAHID	23	47	G-13/2	50 x 90
2	SUHAIL ILYAS	30	48	G-13/2	50 x 90
3	MUJIB UR REHMAN SHAMI	3	2	G-13/3	50 x 90
4	ABDUL GHANI CHAUDHRY	6	136	G-13/4	50 x 90
5	RUKHSANA SAULAT SALEEMI	42	787	G-13/4	50 x 90
6	MOHAMMAD ANWER KHALIL	24	48	G-13/2	50 x 90

7 ABDUL WADOOD QURESHI	47	589	G-13/2	50 x 90
8 MIAN GHAFFAR AHMAD	87	690	G-13/3	50 x 90
9 RANA TAHIR MEHMOOD	34	152	G-13/4	50 x 90
10 MALIK ABDUL RAHMAN HUR	52	47	G-13/2	50 x 90
11 NADEEM FAZIL KHAN	50	49	G-13/2	50 x 90

FEDERAL GOVERNMENT EMPLOYEES HOUSING FOUNDATION
LIST OF JOURNALISTS WHO HAVE BEEN ALLOTTED PLOTS IN PHASE-III

SNO	NAME	PLOT NO	STREET	SUBSECTOR	SIZE
1	HAMMAD RAZA SHAMI	72	79	G-13/1	40 x 80
2	FAROOQ AHMAD	66	101	G-13/1	40 x 80
3	RANA ASAR ALI CHAUHAN	61	62	G-13/2	40 x 80
4	M AZEEM CHAUDHARY	6	76	G-13/2	40 x 80
5	MUHAMMAD ASLAM KHAN	21	5	G-13/3	40 x 80
6	MUHAMMAD NAEEM CHAUDHRY	34	6	G-13/3	40 x 80
7	MOHAMMAD ANIQ ZAFAR	39	10	G-13/3	40 x 80
8	ABDUS SAYEED KHAN QAMAR	12	159	G-13/3	40 x 80
9	MUHAMMAD DILSHAD KHAN	1	688	G-13/3	40 x 80
10	NAVEED MIRAJ	46	136	G-13/4	40 x 80
11	TAHIR MASSOD IKRAM	33	142	G-13/4	40 x 80
12	SULTAN MOHAMMAD SABIR	10	154	G-13/4	40 x 80
13	SAGHIR KHALIQ	60	79	G-13/1	40 x 80

FEDERAL GOVERNMENT EMPLOYEES HOUSING FOUNDATION
LIST OF JOURNALISTS WHO HAVE BEEN ALLOTTED PLOTS IN PHASE-III

SNO	NAME	PLOT NO	STREET	SUBSECTOR	SIZE
1	MIRZA MAZHAR QADIR BARLAS	85	99	G-13/1	35 x 70
2	MAQBOOL ELAHI MALIK	23	129	G-13/4	35 x 70
3	MUHAMMAD ARSHAD YOUSAF	46	93	G-13/1	35 x 70
4	JAVAID IQBAL QURASHI	10	18	G-13/3	35 x 70
5	HAROON UR RASHID	3	12	G-13/3	35 x 70
6	MALIK SHAKEEL UR RAHMAN HUR	11	39	G-13/2	35 x 70
7	WAJID RASOOL	15	147	G-13/4	35 x 70
8	ASHFAQ AHMED	20	36	G-13/2	35 x 70
9	MOHAMMAD ZAHID JHANGVI	28	145	G-13/4	35 x 70
10	MUHAMMAD SALEH ZAAFIR	14	687	G-13/3	35 x 70

FEDERAL GOVERNMENT EMPLOYEES HOUSING FOUNDATION
LIST OF JOURNALISTS WHO HAVE BEEN ALLOTTED PLOTS IN PHASE-III

SNO	NAME	PLOT NO	STREET	SUBSECTOR	SIZE
1	TAHIR KHALIL	71	35	G-13/2	30 x 60
2	KHALID AZIM CHAUDHRY	9	166	G-13/3	30 x 60
3	MIAN KHURSHEED UZ ZAMAN	20	28	G-13/2	30 x 60
4	ABDUL MOHI SHAH	20	75	G-13/2	30 x 60
5	HILAL AHMAD	21	487	G-13/1	30 x 60
6	KHALID SIAL	20	66	G-13/2	30 x 60
7	AAMIR ILYAS RANA	10	52	G-13/2	30 x 60
8	SYED ZAMIR NAFEES	7	49	G-13/2	30 x 60
9	AZIZ AHMED ALVI	56	20	G-13/3	30 x 60
10	AHMAD HASSAN	8	34	G-13/2	30 x 60
11	RAFAQAT ALI	39	18	G-13/3	30 x 60
12	SYED NAJAMUL ISLAM RIZVI	5	32	G-13/2	30 x 60
13	MOHSIN RAZA KHAN	25	65	G-13/2	30 x 60
14	IRFAN AHMED QURESHI	2	62	G-13/2	30 x 60

FEDERAL GOVERNMENT EMPLOYEES HOUSING FOUNDATION
LIST OF JOURNALISTS WHO HAVE BEEN ALLOTTED PLOTS IN PHASE-III

SNO	NAME	PLOT NO	STREET	SUBSECTOR	SIZE
1	SYED IBRAR HUSSAIN SHAH KANWAL	28	114	G-13/1	25 X 40
2	NASIR ASLAM RAJA	9	85	G-13/1	25 X 40
3	MUHAMMAD ARSHAD	21	113	G-13/1	25 X 40
4	CH ILYAS MOHAMMAD	40	128	G-13/4	25 X 40
5	GHAZANFAR ALI ZAIDI	1	80	G-13/1	25 X 40
6	FAZILA GULREZ	6	105	G-13/1	25 X 40
7	IFTIKHAR SHAKEEL	1	126	G-13/4	25 X 40
8	SYED EJAZ AHMED SHAH	70	99	G-13/1	25 X 40
9	SH MUHAMMAD AYUB NASIR	15	117	G-13/4	25 X 40
10	MUHAMMAD SALEEM	34	94	G-13/1	25 X 40
11	TARIQ AZIZ	18	72	G-13/2	25 X 40

335. ***Professor Khurshid Ahmed:** (Notice received on 22-6-2004 at 11.15 a.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state:

(a) *the date on which the last Council of Islamic Ideology completed its tenure and the date on which the present Council was formed;*

(b) *the reasons for delay in appointment of present members of the council; and*

(c) *the CV of the present members of the said Council?*

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: (a) The last Council completed its 3-year tenure on 15-10-2003. However, two of its members completed their 3-year tenure on 15-11-2003. The new Council has been constituted *w.e.f.* 15-6-2004.

(b) Summary for reconstitution of Council of Islamic Ideology was submitted to the Prime Minister's Sectt. immediately after expiry of 3-year tenure of the previous Council. However, selection of suitable persons for an important body requires multilateral considerations which is a time taking process.

(c) CVs of the Chairman and Members of the newly constituted Council are annexed.

(Annexure has been placed on the Table of the House as well as Library).

336. ***Mrs. Mumtaz Bibi:** (Notice received on 23-06-2004 at 3.15 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether those Federal Government Employees working in the Provinces and alloted plots in Federal Government Employees Housing Foundation Schemes in their respective provincial Capitals are also entitled to a plot in FGEHF recently launched scheme of G-14 sector Islamabad?

Syed Safwanullah: Yes, they were eligible for the Housing Scheme (Phase-IV) in Sector G-14, Islamabad launched by the Federal Government Employees Housing Foundation.

337. ***Mrs. Kalsoom Perveen :** (Notice received on 28-6-04 at 11.50 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the number of cities, villages and areas in Balochistan which are without the facility of electricity; and

(b) the names of the said cities, villages and areas proposed to be electrified in 2004-2005?

Reply not received.

338. ***Dr. Azizullah Satakzai :** (Notice received on 05-07-04 at 8.05 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that a number of houses hired by the Estate Office in Satellite Town. Rawalpindi, have been Sublet by the allottess of those house, if so, the action taken against them?

Syed Safwanullah: According to the record of the Estate Office, no hired house in the Satellite Town, Rawalpindi is reported to be sublet.

339. ***Maulana Rahat Hussain:** (Notice received on 05-07-04 at 8.15 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply natural gas to District Shangla, of so, when?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: Presently there is no proposal under consideration to supply natural gas to District Shangla because the per consumer cost works out to Rs. 1,418,605/- as against the approved per consumer cost criteria of Rs. 40,000/- fixed by the Government for supply of gas to New Towns/villages/ areas for the Province of NWFP.

340. ***Maulana Rahat Hussain:** (Notice received on 05-07-04 at 8.15 p.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state:

(a) the steps being taken by the Government to preserve and for proper disposal of Old Quran and sacred papers;

(b) whether any law, procedure has been laid down for the said purpose, if so, its details; and

(c) *the steps being taken by the Government for implementation of the said laws/procedure?*

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: (a) Appropriate arrangements are being followed in the country for the disposal and preservation of old Quran and sacred papers which contain Verses of the Holy Quran and sayings of the Holy Prophet (SAW) Main steps are indicated below:—

(i) Green boxes in all mosques across the country and at public places have been placed for the collection of such papers.

(ii) Local Bodies regularly dispose off these papers as per guidelines of Shariah.

(iii) Public opinion is mobilized through print media. The Newspapers/ Journals regularly make appeal to the readers to observe sanctity of the sacred papers in the following words.

”قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی ﷺ آپ کی دینی معلومات میں اضافہ اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں ان کا
احترام آپ پر فرض ہے۔لہذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہوں ان کو بطور ردی نہ بیچیں بلکہ انہیں صحیح اسلامی طریقے سے محفوظ کریں“

(b) No. However, the willful defilement/desecration of the Holy Quran has been made an offence punishable under Section 295-B of the Pakistan Penal Code.

(c) The law is in force.

341. ***Maulana Rahat Hussain:** (Notice received on 05-07-04 at 8.15 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the amount spent on electrification of various areas in district Shangla during the last two years;

(b) whether the said amount was spent on the directions of the Parliamentarians belonging to those areas or it was spent by the WAPDA on its own; and

(c) whether it is a fact that the WAPDA authorities asked the residents of those areas to erect polls and lay the cables then selves the electrification purposes, if so, its reasons?

Reply not received.

342. ***Haji Liaquat Ali Bangulzai:** (Notice received on 05-07-04 at 10.00 p.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state:

(a) whether the Government has appointed any committee to look into the arrangements for Hajjis, if so, the names of its members;

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to appoint a committee consisting of parliamentarians for the said purpose, if so, its details?

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: (a) No such Committee has been constituted in this Ministry.

(b) There is no proposal under consideration for appointing any such Committee for the said purpose.

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: اب ٹائم ہو گیا ہے اگلی دفعہ آجائیں گے۔ No, I am sorry that we have paucity of time today here and we have agreed. انور بیگ صاحب آپ میری بات سنیں there was a decided agreement between parties that we have paucity of time which is finishing now. My supporter has come.

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: تو آپ ہاتھ ہی نہیں اٹھاتیں۔

محترمہ پری گل آغا: صبح جب سے سیشن شروع ہوا ہے میں ہاتھ اٹھا رہی ہوں۔

LEGISLATIVE BUSINESS

THE POLITICAL PARTIES (AMENDMENT) BILL. 2004

Mr. Deputy Chairman: Anyhow, we may resume the consideration of the following motion moved by Ch. Nouraiz Shakoor Khan, Minister for Petroleum and Natural Resources on behalf of Mr. Muhammad Raza Hayay Hirraj, Minister of State for Law, Justice, Human Rights and Parliamentary Affairs, on 20th July, 2004:

"That the Bill further to amend the Political Parties Order, 2002 [The Political Parties Order (Amendment) Bill, 2004], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

I now call upon Mr. Hadyat Ullah Shah, not present. Asfandyar Wali. Please proceed. I wanted you to keep in mind that the principle of the Bill and its general provisions may be discussed but detail of the Bill shall not be discussed.

جناب اسفند یار ولی: جناب چیئرمین! وہ کچھ فرمانا چاہ رہی ہیں۔

محترمہ آغا پری گل، اگر آپ ہماری بات نہیں سنیں گے تو ہم اٹھ جائیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، کون اٹھ جائیں گے۔

محترمہ آغا پری گل، ساری خواتین اٹھ کر چلی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، تو چلی جائیں۔

محترمہ آغا پری گل، کتنی بری بات ہے آپ ہماری بات سنتے ہی نہیں ہیں۔ جناب چیئرمین! ہماری بھی کچھ مشکلات ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، نہیں جی time factor ہے۔ ٹھیک ہے اس کے بعد I will give you a special time. بولیں جی۔

جناب اسفند یار ولی، شکریہ، جناب چیئرمین! دنیا جہان کے پارلیمنٹ کو آپ دیکھیں۔ وہاں قانون بنتے ہیں اس لئے کہ اس ملک کے ادارے مضبوط ہوں۔ یہاں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہر ایک قانون can I have order in the House please.

Mr. Deputy Chairman: Can we have order in the House? Zafar Iqbal Sahib.

جناب اسفند یار ولی، یہاں بدقسمتی یہ ہے جناب کہ ہم جو قانون بنانے چلتے ہیں تو ہر ایک individual specific ہوتا ہے یا ایک incident specific ہوتا ہے اور جو بھی قانون ایسا ہوتا ہے کسی صورت بھی اس کو اچھا قانون نہیں کہا جاسکتا۔ میں یہ واضح کردوں جناب! ہم اے این پی والوں پر اس کا اثر اس لئے نہیں پڑتا کہ ہماری اپنی پارٹی کے آئین میں یہ ہے کہ جو بندہ بھی سرکاری عہدہ قبول کرے گا اسے پارٹی کے عہدے سے استعفیٰ دے کر نکل جانا ہے۔

But we feel, we feel that this law today is coming just to please and accommodate certain individuals. One glaring mistake that has come out is an acceptance by the benches on that side that they are violating their own laws in Balochistan and in the Punjab for the last so many months.

آج ان کو یہ یاد آیا کہ وہاں ہم violation کر رہے ہیں ۔وہاں ہم Political Parties Order کی خلاف ورزی کر رہے ہیں ۔ چلیں دیر آید درست آید والی بات وہاں سے آجائے گی ۔ ایک سوال جو میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہوں گا کہ جس وقت یہ original Political Parties Order آیا تو electronic اور print media پر بہت سے لوگوں کو ہم نے سنا ۔ بڑی تعریفیں اس کی ہو رہی ہیں اور اس cross specific پر بڑی تعریفیں آئیں کہ تاریخ میں پہلی مرتبہ اللہ نے پرویز مشرف صاحب کو ہمت دی ہے کہ اس نے party office اور government office کو علیحدہ کر دیا ۔ آج وہی لوگ جناب چیئرمین! جن کو ہم وہ arguement کرتے ہوئے سن رہے تھے، آج وہی لوگ اٹھ کر یہ arguement کر رہے ہیں کہ اس وقت جو ہم کہہ رہے تھے وہ غلط تھا ۔ آج جو ہم کہہ رہے ہیں یہ صحیح ہے ۔یہاں صرف

we go to the explanation, not undermining the role or the effect that it would have on the president of the federation of Pakistan that was highlighted by my brother Ishaq Dar,

میں ایک دوسری طرف آپ کی توجہ چاہوں گا کہ چیئرمین سینیٹ اور سپیکر قومی اسمبلی، جناب! صرف یہ دو ایسے عہدے ہیں، آپ جب وہاں بیٹھتے ہیں تو یہ درمیان میں سے جو لائن گزرتی ہے یہ ختم ہو جاتی ہے you belong as much to us as you belong to them......

جناب ڈپٹی چیئرمین، دیکھا! انہوں نے کیا فرمایا ہے ۔ سنا ہے آپ نے ۔

جناب اسفند یار ولی، جناب! اسی وجہ سے یہ قدغن آپ پر لگ رہی ہے۔

Similarly, the Speaker National Assembly once he takes his oath as the Speaker National Assembly

(مداخلت)

جناب اسفند یار ولی، مجھے پتا ہے sir, law, constitution does nothing in black and white.

Mr. Deputy Chairman: Please, let us have no interruption in

his speech.

جناب اسفند یار ولی، جناب! جیسے اس دن میں کہہ رہا تھا

morally do you think in your heart of hearts that it is right for a person to be the Speaker of the National Assembly or to be the Chairman of the Senate and at the same time, he, being the President of certain political entity then if he is the President of certain political entity, will that Chairman or will that Speaker sitting up there on the dais, will he be able to play the role that a Chairman or a Speaker should play? No, he can't; that is pure human nature that he can't play that role.

Mr. Deputy Chairman: That is why they resign from those positions and then take these seats.

Mr. Asfandyar Wali: Yes.

لیکن یہاں پر میں جو explanation کہہ رہا ہوں

for the purpose of this section, the expression and I am reading, "Holder of elected public office shall mean the office of the President of Pakistan, the Prime Minister, the Governor, Chief Minister for province, the Chairman Senate, the Deputy Chairman Senate, Speaker, Deputy Speaker, Federal Minister" and so on. Sir, a Governor of a province being a party president, do you expect that in the environment that we are living here in Pakistan, do you then expect that governor to be able to say that he will not follow the dictates of his own party. Here he is the President himself.

جناب چیئرمین! یہاں پر ہمیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر ان دونوں کو آپ علیحدہ کرتے ہو جو Statement of Objects ہیں' اس میں

again I am reading sir, "Article-9 of the Political Parties Order, the Chief Executive Order No. this, places restriction on the holders of elected public offices to hold any political party office which is creating problems

and complication for the smooth working of political parties and in strengthening the democratic process". One pure simple question that through you, I would want to put across

کہ خدانخواستہ اگر ایک Prime Minister یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اس کے جی میں جو بھی آئے، اس نے وہ کرنا ہے تو ماسوائے اس کے اپنے Party President کے باقی کونسی قوت ایسی ہے جو کل اس کو لگام دے گی۔ میں اگر ایک political party کا بندہ Prime Minister بنتا ہوں اور میں بےلگام ہوتا ہوں تو میرے اپنے Party President کے علاوہ کوئی دوسرا بندہ نہیں ہے جو مجھے لگام دے تو

you are not strengthening the democratic process of this country, you are strengthening a certain individual, you are giving the right to a certain individual to do whatever he wants to do without caring for what the consequences are and these are the allegations Mr. Chairman, that were made on the 12th of October, 1999. For God's sake, don't go back on every single step that you have taken since the 12th October, 1999. We have to move forward.

ٹھیک ہے، ہم تو فوجی نہیں لیکن وہاں تو وہ کہتے ہیں two steps forward, وہ steps آگے چلے جاتے ہیں پھر کہتا ہے کہ as you were تو

they go back to their own position. That is exactly what is happening today, we took two steps forward and now we have been asked, as you were

تو پھر واپس اپنی جگہ پر کھڑے ہو رہے ہیں۔

Mr. Chairman, let us see history, seriously consider, rise above party politics and in our heart of hearts feel that it is an uncontrolable and unguided missile a missile which will not have any control, if this Bill is approved. Thank you very much.

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much. Perfect timing. Thank you very much, Mr. Asfandyar Wali. Dr. Aziz Ullah Satikzai sahib.

ٹائم کے اندر رہیں۔

ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی، جناب! آپ کا شکریہ' میں آج پانچ منٹ سے بھی کم وقت لوں گا تاکہ آپ کا احترام بحال ہو سکے۔ میرے خیال میں یہ PPO ہے Permanent Perfect Order, ہے۔ عزت مآب! دنیا کا یہ طریقہ رہا ہے کہ ہم جس مقام سے تعلق رکھتے ہیں' جس قوم سے تعلق رکھتے ہیں' جس ملک سے تعلق رکھتے ہیں' اس میں ذمہ داریاں ہمیشہ تقسیم ہوتی ہیں۔ ہر ایک کی اپنی اپنی ذمہ داری ہوتی ہے' اپنے مقام پر ہوتی ہے۔ میں اس کی ایک چھوٹی سی مثال دوں کہ سردار' وڈیرہ' مقدم' رئیس پھر عام آدمی۔ اگر سردار کی ذمہ داری ایک رئیس یا ایک فرد اٹھا لے تو میرے خیال میں یہ اس کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس طرف سے بڑے اچھے دلائل دیئے جائیں گے اور اس طرف سے بھی دیئے جائیں گے کہ جی یہ ہونا چاہیے اور اس طرف سے یہ ہوں گے کہ نہیں ہونا چاہیے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جتنے اختیارات ایک بندے کے سامنے ہوں گے اتنے ہی مسائل بڑھیں گے۔ اس کی دوسری مثال ہم لے لیتے ہیں کہ کوئی ایک وزیر اعلیٰ ہے اس کو آپ پارٹی کا بھی سربراہ بنا لیتے ہیں' اب اس کے لئے مسئلہ یہ ہو گا کہ وہ وزراء کو control کرے گا یا پارٹی کارکنوں کو control کرے گا' یہ اس کے بس کی بات ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے میرے خیال کے مطابق یہ بہتر نہیں ہے اور نہ ہونا چاہیے' ویسے ہماری توانائیاں پتا نہیں کیوں غلط طریقے پر خرچ کی جا رہی ہیں' کبھی تو لمبی لمبی تقریریں کر کے کہا جاتا ہے کہ جی نہیں ہو گا اس کو مسترد کر دیا جائے۔ اب جب بادشاہ سلامت کی مرضی آ جائے تو اب ہو جائے گا' پھر شاید کچھ دنوں کے بعد بادشاہ سلامت کی مرضی نہیں ہوگی تو کہیں گے جی نہیں ہونا چاہیے' ہم یہ کہتے ہیں کہ جناب! ہم پر بڑی رقمیں خرچ کی جا رہی ہیں' بہت خرچہ ہو رہا ہے' ہم اس کے علاوہ کچھ اور کام کریں' ہمارے بہت سے کام ہیں' ہم یہ سوچیں کہ کیا اس وقت ہماری غریب عوام کو پینے کے لئے پانی ملتا ہے۔ میرا تعلق بلوچستان سے ہے' ہماری عورتیں اب بھی 30' 30' 40' 40 میل سے پینے کا پانی لاتی ہیں اور ہم یہاں اس پر لگے ہوئے ہیں کہ پارٹی کے سارے اختیارات

Prime Minister کو، President کو یا CM کو ہونے چاہییں یا نہیں ہونے چاہئیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہم عوام کی بھلائی کے لئے سوچیں کہ ہم ان کی تکالیف کتنی ختم کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ مناسب رویہ نہیں ہے، ایک آدمی کے پاس اختیارات جا رہے ہیں، یہ سارے بادشاہ سلامت کی طرف جائیں گے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ ان کی عمر دراز کرے لیکن اختیارات کو وہ تھوڑا تقسیم کریں، دو تین اور بھی ساتھی بنائیں۔ صرف ایک صفت تو اللہ کی ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے، میں آپ کے احترام میں تقریر ختم کرتا ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بڑی مہربانی عزیز اللہ سانگزئی صاحب۔ جی ثناء بلوچ صاحب۔

We know the rules.

جناب ثناء اللہ بلوچ، جناب! میں 15 منٹ بولوں گا۔

Mr. Deputy Chairman: No ten.

Mr. Sanaullah Baloch: No sir, it was decided.

جناب ڈپٹی چیئرمین: بولیں please.

جناب ثناء اللہ بلوچ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! آج سینیٹ کے 15، 16 مہینے پورے ہونے کے بعد ایک دفعہ پھر ہم کچھ ذاتی نوعیت کی ترامیم آئین میں یا Political Parties Ordinance مجریہ 2002ء میں کرنے جا رہے ہیں۔ یہ اس ملک کی خوش قسمتی کہیں یا بدقسمتی کہیں کہ اس ملک میں ذاتی مفادات کے لئے آئین میں ترامیم، نظریہ ضرورت کے تحت طویل مارشل لاء، یہ پاکستان کی سیاسی تاریخ کے حقائق ہیں جن کے باعث پاکستان اقوام عالم میں ایک مہذب، سنجیدہ اور ایک اچھے جمہوری ملک کے انداز میں ابھر کر سامنے نہیں آیا۔ جب آپ international ranking میں پاکستان کا معیار دیکھیں گے، جمہوریت کے اعتبار سے، عوامی مفاد عامہ سے متعلق قانون سازی کے اعتبار سے تو آپ کو یہ نظر آئے گا کہ پاکستان کا شمار افریقہ کے گئے گزرے ممالک سے بھی پیچھے ہے کہ جہاں پر قانون کی حکمرانی اور جمہوری اداروں کی بالادستی کا تصور بالکل ختم ہوکر رہ گیا ہے۔ آج جناب والا! ڈیڑھ سال کے بعد

اچانک حکمرانوں کو PPO میں ترمیم کا خیال آیا ہے۔ یہ متعارف بھی انہوں نے خود کروایا نام نہاد مارشل لاء کے وقت میں اور اب اس کو ختم بھی وہ خود کروا رہے ہیں۔ یقیناً اس وقت بھی کسی کے مطالبے پر یہ نہیں کیا گیا تھا اور اب بھی اس میں چند لوگوں کے ذاتی مفادات کی بنیاد پر تبدیلی لائی جا رہی ہے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہوں گا کہ ہم اکثر چیزوں میں دنیا کے ممالک کی مثالیں دیتے ہیں۔ ہم برطانیہ اور بھارت کی مثال دیتے ہیں۔ جناب والا! برطانیہ میں غیر تحریری آئین ہے۔ اس غیر تحریری آئین کے تحت جو بھی دو بڑی پارٹیاں آتی ہیں ان کے سربراہ، ان کے جو لیڈر Prime Minister elect ہوکر آتے ہیں وہ اپنے پارٹی عہدوں سے استعفیٰ دے دیتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آپ جب حکمران بن جاتے ہیں تو آپ کسی جماعت کے لئے نہیں بنتے۔ آپ چند لوگوں کے لئے نہیں بنتے۔ ایک علاقے کے مفاد کے لئے نہیں بنتے بلکہ آپ جب حکمران بنتے ہیں، جب آپ کو حکمرانی کا حق حاصل ہو جاتا ہے، تو اس وقت آپ پورے ملک کو، اس کے عوام کو اور اس کے علاقوں کو یکساں نظر سے دیکھتے ہیں۔ لیکن پاکستان میں Political Parties Ordinance سے پہلے بھی یہ رواج نافذ تھا کہ جو بھی حکمران بنتا تھا وہ اپنی پارٹی کا حکمران بنتا تھا۔ یہاں پر وزارت عظمیٰ پارٹی کے مفاد کے لئے استعمال کی جاتی تھی اور Political Parties Ordinance کے بعد بھی یہ رواج رہا ہے۔

لہذا، اس قانون کے بدلنے سے میرے خیال میں پاکستان کے اندر جو ایک political change آنی ہے وہ شاید نہ آسکے۔ لیکن اس کے ایک دو بڑے محرکات ہو سکتے ہیں۔ پہلے اس میں جو لفظ دیا گیا ہے وہ amendment کا ہے۔ Article 9 کو delete کیا جا رہا ہے، omit کیا جا رہا ہے۔ اس میں ایک چیز کا اضافہ یہ کر دیا گیا ہے کہ جناب والا! President of Pakistan بھی کل کسی پارٹی کا سربراہ یا عہدیدار بن سکتا ہے۔ یہ کسی ایسی بدنیتی کا اظہار کر رہا ہے کہ پاکستان کے اندر کسی ایک جماعت کو جو establishment کے زیر سایہ پروان چڑھ رہی ہو، جو establishment کے مفادات کو یہاں پر ملک کے تمام امور میں بالادست رکھنا چاہتی ہو، جو establishment کی مرضی اور منشاء کی حکمرانی کرنا چاہتی ہو، جو میکاولی طرز کی، یہاں پر جابرانہ طرز کی حکمرانی نافذ کرنا چاہتی ہو، اس کو مستقلاً پاکستان میں نافذ کیا جائے گا۔

پاکستان میں multi-party political system ہے - پاکستان برطانیہ

سے مختلف ہے۔ یہ تو ان ملکوں میں ہونا چاہیے تھا جہاں پر دو پارٹی system ہوتے ہیں تو وہاں پر شاید یہ Ordinance جو آپ متعارف کروا رہے ہیں یہ کام آتا۔ لیکن جناب والا! پاکستان میں ایسی جماعتیں ہیں جو establishment کی پروردہ ہیں اور ان کی مرضی سے کام کرتی ہیں۔ کہیں ایسی جماعتیں ہیں جو regional, national اور اپنے provincial issues پر بات کرتی ہیں۔ علماء صاحبان ہیں جن کی مذہبی سوچ ہے۔ کل اگر تمام لوگ مذہبی جماعتوں کو ووٹ دیں گے، کیونکہ ووٹ آپ کے ہاتھ میں نہیں ہوتا، کل اگر یہ سارے ووٹ مذہبی جماعتوں کو ملے اور مذہبی جماعت کا صدر اور وزیر اعظم آئے گا تو کیا کل یہ بات آپ کہہ سکیں گے کہ پاکستان کا لبرل اور democratic culture خراب نہیں ہوگا۔ کل اگر کوئی مستقل لبرل اور سیکولر آئے گا تو وہ مذہبی لوگوں کے تاثرات اور مفادات کو ٹھیس نہیں پہنچائے گا۔ جناب والا! جب یہ Bill متعارف کروایا جا رہا تھا تو اس وقت بھی میرے خیال میں پاکستان کے political structure کو مدنظر نہیں رکھا گیا اور آج بھی اس Bill میں جو خاص لفظ ہے وہ یہ ہے کہ سرکاری عہدے کا مطلب صدر پاکستان ہے۔ وزیر اعظم، گورنرز، وزرائے اعلیٰ، چیئرمین سینیٹ، ڈپٹی چیئرمین ہیں۔ تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا جناب والا! کہ Political Parties Order کے تحت یہ جو ترمیم ہے یہ دراصل Constitution کی خلاف ورزی ہے۔ Constitution کے Article 42 and 91, Section (3) میں جہاں پر صدر اور وزیر اعظم کے حلف ہیں، اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کو پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں، اس میں واضح طور پر یہ درج ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سب کے پاس ہے، سب کو پتا ہے۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: اگر آپ اس کو پڑھ لیں تو اس میں دیا گیا ہے کہ prosperity of Pakistan, not prosperity of Pakistan Muslim League, not prosperity of PPPP یا BNP. جب وہ اپنی پارٹی کا حلف لیتا ہے اپنے پارٹی آئین کے تحت تو یہ حلف لیتا ہے کہ وہ پارٹی کے مفادات کے برخلاف کوئی کام نہیں کرے گا۔ پارٹی کے مفادات کو بالاتر رکھے گا۔ پارٹی کے مفاد کو ہر جگہ پر لازم قرار دے گا۔ دوسری طرف وہ آئین کے تحت کہتا ہے کہ جی میں پاکستان کا وفادار رہوں گا۔ یہ دو حلف لے کر جب وہ اس ملک میں آتا

ہے تو وہ کونسے حلف کی پاسداری کرے گا؟ وہ کونسے حلف کی پاسداری کرے گا؟ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے اکثر حکمران دوستوں کا ٹولہ خود سیاست نہیں سمجھتا۔ اس کے آس پاس اس کا وہ کلچر پیدا نہیں ہوتا۔ وہاں پر آئین نہیں ہے، وہاں پر organization نہیں ہے، وہاں پر political parties constitution نہیں پڑھائے جاتے۔ اگر ان پارٹیوں میں political parties کا اپنا constitution ہوتا تو جناب والا! ایک شخص کو آپ بیک وقت دو حلف دے رہے ہیں۔ دو عہدوں کا حلف۔ وہ ان دو عہدوں کے حلف کے ساتھ کیسے انصاف کرے گا؟ لہذا یہ خود آئین کی خلاف ورزی لا رہے ہیں۔ لہذا آپ کو آئین کے آرٹیکل ۶۲ اور (۳) ۹۱ میں بنیادی ترامیم کرنی ہوں گی کہ وہ پاکستان کے ساتھ ساتھ اپنی پارٹی کا بھی وفادار ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، Wind up شروع کریں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ، جناب! ابھی تو start لیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں، آپ wind up شروع کریں اب۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: جناب! میں یہ کہنا چاہوں گا۔ آپ نے کہا تو آپ کا ارشاد بجا لاتے ہیں۔ میرے خیال میں اب ان کو یہ شعور آ جانا چاہیے کہ پاکستان ایک federation ہے۔ میں نے اس دن بات کی۔ آپ نے کہا کہ جی آپ غلط پٹڑی پر اتر گئے ہیں۔ میں آج پھر کہنا چاہوں گا۔ جناب! پاکستان فیڈریشن ہے۔ ۱۹۴۷ء میں جو پاکستان کا جغرافیہ تھا آج وہ نہیں ہے اور ہر آنے والے دن میں حالات بدلتے جا رہے ہیں۔ ہمارا جو سیاسی عمل ہے، ہمارا جو political activism ہے، ہماری یہ جو political militancy ہے، حکمرانی جو انہوں نے یہ شروع کی ہے۔ جناب والا! سیاستدان ملک کے جغرافیے کو برقرار رکھتا ہے۔ اچھی سیاست ملک کے اچھے آئین کو فروغ دیتی ہے، اچھی سیاست ملک کے اندر اچھے جمہوری اور برداشت کے کلچر کو فروغ دیتی ہے۔ آج آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ ہمارے غلط سیاسی اعمال کی وجہ سے پاکستان میں برداشت کا کلچر، رواداری کا کلچر، انصاف کا کلچر، آئین کا کلچر تباہ و برباد ہو کر رہ گیا ہے۔ آج شخصی حکمرانیوں کو دوام دینے کے لئے، ان کو مضبوط بنانے کے لئے دن دہاڑے ایک ایک لمحے میں ایک ایک دن میں بیٹھ کر ترامیم کی جا رہی ہیں اور اس کا سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ جناب والا!

ملکی خزانہ جس کو بنانے کی بات کی جا رہی ہے' اس کے تحت آرٹیکل ۔۹ کو حذف کرنے کے بعد ملکی خزانہ بھی تباہ و برباد ہو جائے گا ۔ وزیراعلیٰ بحیثیت ایک political party کے provincial head کے سرکاری اخراجات اپنی پارٹی کے مقاصد کے لئے استعمال کرے گا۔ وزیر اعظم سرکاری اخراجات استعمال کرے گا ۔ تو اسی لئے جناب والا!میری یہ گزارش ہے کہ پاکستان کی حقیقی سیاسی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس بل کو مسترد کرتے ہیں ۔ شکریہ ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ ۔ کامران مرتضیٰ صاحب ۔

جناب کامران مرتضیٰ ، جناب چیئرمین! جلدبازی میں پیش کی گئی اس ترمیم کے ذریعے treasury benches اس آرٹیکل ۹ کو منسوخ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! آرٹیکل ۹ ' ۲۸ جون ۲۰۰۲ء کو بہت اچھا تھا ۔ اس پولیٹیکل آرڈر کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے گئے ۔ جو مقصد اس وقت بیان کیا گیا تھا چیف ایگزیکٹو آرڈر ۱۸ '۲۰۰۲ء کو متعارف کرانے کا مقصد یہ تھا۔

"Whereas it is intended to create a political environment, conducive to the promotion of federal and democratic system as enshrined in the Constitution and whereas political parties play pivotal role in fostering constitutional, federal, democratic political culture and whereas the practice of democracy within the political parties will promote democratic governance in the country for sustaining democracy.

And whereas it is expedient to provide the formation and regulation of political parties and whereas it is essential to revise, consolidate and re-enact the law relating to political parties and matter connected herewith and incidental thereto.

And whereas the Chief Executive is satisfied that the circumstances exist which render it necessary to take immediate action.

Now, therefore, in pursuance of promulgation of emergency on 14th Day of October, 1999 and Provisional Constitution Order No. 1 of 1999 and enacted by the all other powers enabling him in that behalf and Chief Executive of the Islamic Republic of Pakistan is pleased to make and promulgate the following order.

جناب! جس وقت یہ order promulgate کیا گیا تھا - اس کے ساتھ ہی آرٹیکل ۲۰ کے تحت The Political Parties Act, 1962 کو repeal کر دیا گیا تھا۔ جناب! اس order اور Political Parties Act, 1962 کا اگر موازنہ کریں تو اس میں جناب والا! جوحقیقتاً زائد بات تھی وہ صرف Article 9 تھا اور اس وقت کے سیاسی مقاصد یہ تھے کہ بےنظیر اور نواز شریف کو کسی طرح سیاست سے باہر رکھا جائے' Prime Minister نہ بننے دیا جائے۔ اس ترمیم کے حق میں بھی دلائل دیے جا سکتے ہیں اور اس کے خلاف بھی۔ مگر ترمیم' ترمیم ہوتی ہے اس کے حق میں بھی دلائل دیے جا سکتے ہیں اگر اس کو retrospectively لاگو نہ کیا جاتا - بدنیتی یہاں شروع ہوتی ہے جب انہوں نے 31th December 2003 کی تاریخ اس کے اطلاق کے لیے دے دی۔

جناب چیئرمین! جب بھی کوئی Bill introduce کروایا جاتا ہے اس کی statement of objects and reasons mention ہوتی ہے - جناب! اس بل کی statement of objects and reasons mention کی گئی ہے مگر اس سابقہ تاریخ سے اس کے اطلاق کی ایک بھی reason statement of objects میں کہیں بھی mention نہیں ہے تو یہ صاف بدنیتی کو ظاہر کر رہا ہے کہ ایک آدمی کی خاطر قانون change کیا جا رہا ہے ' وہ بھی سابقہ تاریخ سے۔ جناب والا! ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس معاملے میں reference کیا جاتا' ایک آدمی جو دو عہدے رکھتا تھا' پارٹی کا head بھی تھا اور اس کو وزیر اعظم بھی بنا دیا گیا' اس کے خلاف reference ہونا چاہیے تھا کہ Chief Executive Order 18 of 2002 جس کو 17th Amendment کے ذریعے 6th Schedule کا حصہ بنا دیا گیا تھا ' اس کے خلاف reference کیا جاتا مگر بجائے reference کرنے کے اس کو انعام دیا جا رہا ہے اور 31st December,

2002 سے اس ترمیم کو واپس لیا جا رہا ہے اور اس کے لیے کوئی وجہ بیان نہیں کی گئی ۔ کہا گیا کہ جناب! یہ بہت اچھا قانون ہوگا، ممکن ہے بہت اچھا قانون ہو مگر اس کا اطلاق سابق تاریخ سے نہیں ہونا چاہیے بلکہ آئندہ تاریخ سے ہونا چاہیے اور اگر حکومتی بنچز یہ چاہتے ہیں کہ انصاف ہو اور انصاف نظر بھی آئے تو اس کے لیے reference ہونا چاہیے کیونکہ ایک آدمی اس کے Article 9 کو violate کر چکا ہے ۔ جناب Article 9 کہتا ہے:

Holders of elected public offices prohibited to hold party offices, the holders of elected public office shall not hold any political party office or where a holder of an elected public office was already holding a party office at the time of his appointment to a public office, he shall relinquish the party offic before joining such public office.

جناب جو الفاظ Article 9 میں استعمال ہوئے تھے he shall relinquish the party office before joining such public office. یہ office وزیر اعظم نے relinquish نہیں کیا تھا June 2004 میں وزیر اعظم بنتے وقت یا oath لیتے وقت ، تو جو کل غلط تھا، وہ آج بھی غلط ہے ، جو آج ٹھیک ہے وہ کل بھی ٹھیک تھا۔ خدا کے واسطے اس غلط کو اس طرح سے صحیح نہ کیا جائے کہ سارے قانون کو ختم کر دیا جائے۔ جناب! کل اگر کسی نے قتل کیا تھا اور اس کی سزا موت تھی تو اس کو آج اس طرح ختم نہیں کیا جا سکتا کہ retrospectively 302 کی سزا تبدیل کر دی جائے اور کہا جائے کہ اس کو سزا نہیں، انعام دیا جائے گا۔ ایک آدمی نے غلط کام کیا آپ اس کو سزا دینے کی بجائے انعام دینے جا رہے ہیں۔ جناب! اس میں reference کیجئے بجائے اس کے کہ اس کا اطلاق 31st December, 2003 سے کیا جائے۔ اگر اس کا اطلاق کرنا ہی ہے، بہت اچھا آرٹیکل ہے ، اس کے حق میں جو دلائل دیئے گئے ہیں وہ بہت اچھے ہوں گے مگر اس کا اطلاق اس تاریخ سے ہونا چاہیے جس تاریخ سے یہ ایوان اس کو پاس کرے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: رخسانہ زبیری صاحبہ۔

محترمہ انجینئر رخسانہ زبیری : چیئرمین صاحب! بہت شکریہ ۔ میں آپ کی اجازت

سے آپ کے سامنے پہلے اس بل کے محرکات پیش کرنا چاہوں گی اور اس کے بعد فاضل اراکین کی توضیحات تھیں کہ یہ بل کیوں پاس ہونا چاہیے' کلاز 9 کیوں ختم ہونی چاہیے اس پر I would like to draw your attention. جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا کہ اس اجلاس کے پہلے دن میں نے point of order پر آپ کو یاد دہانی کرائی تھی چوہدری شجاعت حسین کو وزیر اعظم بننے کی مبارکباد دیتے ہوئے' میں نے کہا تھا کہ جناب! آپ مسلم لیگ کی صدارت سے کب استعفیٰ دے رہے ہیں کیونکہ 9 clause اس کے خلاف ہے' اس میں لکھا ہوا ہے کہ he shall relinquish the office of political party, which he did not, آپ کو یاد ہوگا کہ اس وقت honourable Leader of the House نے مجھے assure کیا تھا کہ یہ legal matter ہے اور ہم House کو اس کے متعلق inform کریں گے۔ ہمیں Leader of the House سے تو information نہ ملی لیکن چوہدری شجاعت حسین صاحب honourable Prime Minister of Pakistan نے پریس کے کسی question کے جواب میں کہا کہ ہم قانون change کر دیں گے اور بڑے فخر کے ساتھ انہوں نے کہا تھا کہ ہم قانون بدل دیں گے' کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جناب! اب دیکھتے ہیں کہ PPO 2002 ہے کیا؛ جیسا کہ ابھی میرے colleague نے کہا کہ objectives اس کے کیا ہیں۔ Let's analyse that. جناب May 12, 2000 کو Supreme Court of Pakistan نے verdict دیا تھا کہ elections کرائے جائیں اور 12 اکتوبر 2002 تک اقتدار اعلیٰ عوام کے منتخب نمائندوں کو transfer کر دیا جائے۔ یہ ایک verdict تھا' اس کے تحت elections ہوئے اور یہ ان کا verdict تھا

to conduct elections within a period of three years from the date of take over and to hand over powers. Sir, it was not to hand over government, it was to hand over power to the representatives of the people of Pakistan, no later than October 12, 2002, that was the verdict of the Supreme Court.

جناب چیئرمین! Election Commission نے 16 اگست کو اپنا election schedule دیا اور اس میں انہوں نے کہا کہ the election will be fair, unbiased and transparent that was the commitment and that is what the Election

جناب! 10 تاریخ کی Supreme Court کی Commission has supposed to do. judgement میں 12 اکتوبر تک کا time تھا اور اس کے لئے الیکشن 10 تاریخ کو کرائے جا رہے تھے۔ ظاہر ہے اس دن سے ہی Supreme Court کے orders کو flout کرنے کی ابتدا ہوگئی تھی کیوں کہ دو دن ہوئے ہیں، ابھی تو results بھی پورے نہیں ہوئے، اب کیسے اقتدار اعلیٰ دے سکتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے from the very beginning mindset یہی تھا۔ جناب والا! ایک State کا formal structure اس کا آئین ہوتا ہے، اس کے elections ہوتے ہیں جو fair, transparent election ہوتے ہیں اور پھر ایک Parliament ہوتی ہے جو supreme, sovereign authority حکومت میں ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں آپ دیکھ لیں کہ elections جس طرح conduct ہوئے، جس طرح PPO 2002 کے formation objective میں انہوں نے ایک political party کو target دیا، دوسری political party کو، mainstream political parties and popular leadership کو، اگر ہم objective کو دو جملوں میں کہنا چاہیں تو ہم یہی کہیں گے to keep the popular leadership of the country out of the electoral process and to marginalize the democratic forces of the country.

جناب! اس میں جو clauses add کی گئیں ان میں ایک graduation clause آئی کیونکہ یہ ایک ذہن میں تھا کہ شاید محترمہ کی جو qualification ہے وہ UGC سے certified نہیں ہو گی۔ اس کے بعد two time Prime Minister کی آئی جس کو change کیا گیا جمالی صاحب کو accommodate کرنے کے لئے، اس کے بعد non appearance in court کی آئی کہ non appearance is a crime and cannot hold a political position.

Mr. Deputy Chairman: You are digressing, you know, I don't stay with the same.

(Interruption)

Mr. Deputy Chairman: Go on.

محترمہ رخسانہ زبیری: شکریہ۔ پھر political parties کی definition کی گئی اور یہ

کہا گیا کہ جو پارٹی 80% ووٹ لے گی وہ ایک political party کہلائے گی۔ پھر دیکھا گیا کہ اس میں تو صرف ایک ہی political party qualify کر رہی ہے۔ پھر 20% ' 15% اور 10% کی political party prequalification کے لیے رکھی گئی ہے۔ یہ elections ہونے کے بعد سلسلہ چل رہا ہے۔ Elections ہو چکے ہیں۔ پھر 5% کی رکھی گئی لیکن اس کے بعد political party کی definition یہ رکھی گئی کہ ایک ایسی جماعت political party کہلائے گی جس کو election symbol allot ہو گیا ہو that is the political party. یہاں پر honourable Senator طارق عظیم خان اعتراض کرتے ہیں کہ بھئی ایک جماعت' ایک سیٹ لینے والا بندہ جو ہے وہ نائم لے رہا ہے تو جناب! یہ آپ کے order کے تحت ہے so that is a political party اور جناب! اس سے mainstream political party کو جس طرح damage کیا گیا چونکہ جو خواتین کی reserved seats تھیں' اور جو reserved seats تھیں اقلیتوں کی' اس سے ان کو بڑا دھچکا لگا اور جناب! بہت سی خواتین جو وہاں بیٹھی ہیں وہ اس طرف بیٹھی ہوتیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ذرا آپ wind up کرنے کی کوشش کریں۔

Engr. Rukhsana Zuberi: Sir, I have not yet taken my time.

اس الیکشن میں بھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ایک طرف ملک کا نامزد وزیر اعظم ہے اور ایک طرف ایک عام آدمی کو الیکشن لڑنے کے لئے کہا گیا ہے۔ How is the election fair and transparent?

جناب والا! State کا تیسرا اہم ستون پارلیمنٹ ہے لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ سارے اہم اور دور رس فیصلے جن کا آنے والے کئی سالوں تک ہم پر impact رہے گا' وہ سارے کے سارے پارلیمنٹ سے باہر ہو رہے ہیں۔ یہاں پر فیصلے کے لئے کوئی اہم معاملہ نہیں آیا اور نہ ہی پارلیمنٹ نے کوئی ایسا فیصلہ کیا ہے۔ So sir, this is the state of affair. اب میں briefly عرض کرنا چاہوں گی ۔ ہمارے معزز رکن بھنڈر صاحب نے فرمایا ہے کہ پہلے کسی گورنمنٹ نے پارٹی اور گورنمنٹ کے عہدوں کو علیحدہ نہیں کیا تھا' اس لئے ہم اس clause کو delete کروانا چاہ رہے ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ how about two time prime minister,

how about graduation clause and how about other clauses which have never been there. So let us work out and let us delete that also.

Mr. Deputy Chairman: Let us do slowly and let us do it one by one but do this one first.

Engr. Rukhsana Zuberi: Sir, that is how they want to keep us busy? Sir, he also said that the Parliament is supreme and he said that this is against the Constitution and he said that this is against the will of the people. So, that way Seventeenth Amendment here comes in. That is also against the will of the people.

جناب والا! رانجھا صاحب نے فرمایا ہے کہ کون کون سے حکومتی عہدے گورنمنٹ سروس میں آتے ہیں لیکن انہوں نے Chief of the Army Staff کے بارے میں نہیں بتایا ہے کہ کیا یہ عہدہ گورنمنٹ سروس میں آتا ہے یا نہیں آتا ہے؛ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ قانون جمہوریت کی جڑیں مضبوط کرنے کے لئے بنایا گیا تھا لیکن ہم تو یہ دیکھ رہے ہیں کہ جس طرح سے لوگوں کی آواز کو دبا دیا گیا ہے اور جس طرح سے نظر آ رہا ہے کہ the Government of the State is not the Government of the people. Where is safe place for the people's voice. عوام، جن میں ارکان پارلیمنٹ بھی شامل ہیں، یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ طاقت کا سرچشمہ عوام نہیں بلکہ جنرل مشرف ہے۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much.

Engr. Rukhsana Zuberi: Sir, I am just finishing my speech.

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرا خیال ہے کہ آپ اب اپنی تقریر ختم کریں کیونکہ time بہت ہو گیا ہے and somebody else may be waiting.

انجینئر رخسانہ زبیری: جی sir, مجھے پتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اور سنا ہے کہ بلیدی صاحب نے ہسپتال بھی جانا ہے۔

انجینئر رخسانہ زبیری : جناب والا! آپ خواتین کے بارے میں time کی زیادہ پابندی کرواتے ہیں۔ اتنے اراکین نے بولا ہے لیکن آپ نے کسی کو کچھ نہیں کہا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں تو آپ کے ساتھ بڑا lax ہوں۔

Engr. Rukhsana Zuberi: Sir, this is not the answer.

آپ اس ہاؤس کا record نکال کر دیکھ لیں۔ آپ نے 18% خواتین کو 1% سے زیادہ time نہیں دیا، not one percent time. Let it be on the record.

Mr. Deputy Chairman: You are wasting your time. You may put it on record but you are wasting your time, carry on.

انجینئر رخسانہ زبیری : موجودہ حکومت بھی انہی حکومتوں کے زمرے میں آتی ہے جن کے بارے میں Plato نے سینکڑوں سال پہلے کہا تھا کہ حکومت طاقتور کے مفادات کو عزیز رکھتی ہے۔ پاکستان پائندہ باد۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much. Dr. Buledi, specially becuase you are going to the hospital.

ویسے نمبر بھی آپ کا ہی تھا۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین ! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس اہم مسئلہ پر بولنے کی اجازت دے دی ہے۔جناب چیئرمین! جس بل کو وہ amend کر رہے ہیں، اسے amend کرنے کی اس وقت کیوں ضرورت پڑی ؟ یہ میرا ایک سوال ہے۔ میں یہ کہنا چاہتاہوں کہ یہ شوکت عزیز کے ساتھ کوئی دھوکہ تو نہیں کر رہے ہیں کہ چوہدری شجاعت صاحب کو مستقل وزیر اعظم بنا دیں اور ان کو نہ بنائیں کیونکہ وہ ابھی تک مسلم لیگ کے صدر بھی ہیں اور وزیر اعظم بھی ہیں۔شوکت عزیز صاحب کے پاس تو اس وقت کوئی عہدہ نہیں ہے۔لہذا یہ چیز مشکوک ہے اور اس پر کچھ تشویش ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ شوکت صاحب کے بارے میں کئے گئے فیصلے کو واپس لے لیا جائے۔ تاہم یہ ان کی پارٹی کا اندرونی فیصلہ ہے۔

جناب چیئرمین! 28 جون 2002 کو جب اس بل کو انہوں نے پاس کیا، اس وقت یہ

بتایا گیا کہ اس کی بہت ضرورت ہے، اسے ہمیں پاس کرنا چاہیے۔ کیونکہ بے نظیر اور نواز شریف کو جو کہ اپنی parties کے heads تھے، ان کو ہٹانے کے لئے یہ کیا گیا تاکہ وہ وزیر اعظم نہ بن جائیں۔ اس لئے انہوں نے اس بل کو یہاں لایا تھا۔ اب اس بل کو اس وجہ سے ختم کر رہے ہیں کہ وہ لوگ جو منظور نظر ہیں اور مسلم لیگ کے سربراہ ہیں، ان کو لانے کے لئے کیا جا رہا ہے تاکہ ان پر کوئی پابندی نہ ہو۔ جناب چیئرمین! اگر ایک پارٹی کا head ملک کا وزیر اعظم بن جائے یا President of Pakistan بن جائے تو یقیناً یہ بدنیتی ہو گی کیونکہ ان کی جتنی بھی support ہو گی، حمایت ہو گی اور تعاون ہو گا، وہ اپنی پارٹی کے لئے ہی ہو گا اور عام لوگوں کی نسبت اپنے لوگوں کو accommodate کرنے کے لیے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسلم لیگ والوں نے اگلا الیکشن جیتنے کے لیے کوئی منصوبہ بندی کی ہو کہ ہم نے ابھی سے یہ پابندی ختم کرکے وزیر اعظم کو بھی وہی عہدہ دینا ہے، جو پارٹی کا صدر ہو گا وہی وزیر اعظم بھی ہو گا تاکہ ہم ان کو funding کریں، ان کو support کریں، ابھی سے planning کریں تاکہ ہم الیکشن جیت جائیں۔

جناب چیئرمین! اس ملک میں انصاف کا تقاضا یا انصاف کی توقع کہاں سے کی جا سکتی ہے جبکہ ایک صدر ایک پارٹی کا سربراہ بھی ہو گا تو یقیناً وہ ایوان صدر یا وزیر اعظم ہاؤس یا مسلم لیگ ہاؤس یا اس وقت جو پارٹی حکومت میں ہو گی، اس کا ایک ہیڈ کوارٹر ہو گا جو چودہ کروڑ عوام کے لیے نہیں ہو گا۔ تو اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور یہ تو صرف چند لوگوں کے مفادات کے لیے ہے۔ چودہ کروڑ عوام کے مفاد کو نہیں دیکھتے اور صرف اورصرف چند لوگوں کے مخصوص مفاد کو دیکھتے ہیں اور مخصوص انداز میں سوچتے ہیں تو جناب! یہ ملک پاکستان چودہ کروڑ عوام کا ہے اس کو اگر عوامی رائے کے لیے لے جایا جائے اور اس کا سروے کرایا جائے کہ اس Bill کے حق میں کتنے لوگ ہیں تو میں کہتا ہوں کہ یقیناً 5% لوگ بھی اس کے حق میں نہیں ہوں گے۔اس لیے کہ یہ Bill بالکل آئین کے خلاف ہے اور اس میں صرف اور صرف ایک پارٹی کی حکومت ہو گی اور جتنے بھی حمایت کریں گے اور جتنا بھی پارٹی funding کرے گی، اس پارٹی کو مضبوط کرنے کے لیے وزیر اعظم اور صدر ایک پارٹی کا بن جائے گا اور پوری دنیامیں یہ ایک مثال ہو گی کہ یہاں ایک پارٹی کی حکومت ہے۔ جتنے بھی پارٹی

کے لوگ ہیں اور چودہ کروڑ عوام ہیں وہ ان کی مالک ہو جائے گی۔ اس لیے میں ایم ایم اے کی طرف سے کہتا ہوں کہ ہم اس Bill کو مسترد کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس Bill کو ابھی نہ لایا جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اس طرف treasury benches پر بیٹھنے والوں میں ایسے لوگ ہیں جو دل سے نہیں چاہتے اور یہ سمجھتے بھی ہیں کہ یہ Bill لانا بالکل غلط ہے لیکن چونکہ ان کی زبانوں پر لگام ہے وہ بول نہیں سکتے ہیں' ان پرپابندی ہے کہ وہ اس Bill کے خلاف نہ بولیں۔ جس نے مسلم لیگ پارٹی کو join کیا اس کے لیے یہ پابندی ہے کہ اگر حق بات بھی ہوگی تو اس کی بھی وہ تائید نہ کرے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس Bill کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وہ بھی سمجھتے ہیں ہم بھی سمجھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کو پاس کیا گیا تو چودہ کروڑ عوام کا استحقاق مجروح ہوگا اور چودہ کروڑ عوام بھی نہیں چاہتے ہیں اور بیرونی دنیا میں بھی آپ دیکھ لیں کہ جو وزیر اعظم یا صدر بن جاتا ہے وہ اپنی پارٹی سے استعفیٰ دیکر پھر حلف لیتا ہے۔ لہذا صدر کو جو حلف دیا جاتا ہے' وزیر اعظم کو' سینیٹ کے چیئرمین' کو یہ اس حلف کی خلاف ورزی ہے کیونکہ جب وہ ایک پارٹی کا سربراہ ہوگا تو صاف ظاہر ہے کہ پارٹی کے worker ' پارٹی کے عہدیدار اس کے پاس جائیں گے بہ نسبت دوسروں کے' ان کی جو حمایت ہو گی یا support ہو گی وہ اپنے پارٹی عہدیداروں کے ساتھ ہو گی۔

جناب! میں یہ مطالبہ کرتاہوں کہ اس Bill کو reconsider کریں اور اس Bill کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن ہم اس ہاؤس میں جو بھی بولیں' جو بھی کہیں اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوگا کیونکہ ان کے پاس اکثریت ہے' ہمارے پاس اکثریت نہیں ہے لیکن اکثریت کے بل بوتے پر یہ ملک کے مفاد میں وہ کام کریں جو چودہ کروڑ عوام کے مفاد میں ہو۔ صرف ذاتی مفاد اور ایک شخص کو خوش کرنے کے لیے ایسا آئین پاس نہ کریں۔ اس ملک کو ایسی پالیسی نہ دیں کہ آئندہ آنے والی نسل اس کی مذمت کرے۔لہذا میں اس کا بھر پور مطالبہ کرتا ہوں کہ اس Bill کو مسترد کیا جائے اور اس Bill کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! یہ ملک کا ضیاع ہے اور خوامخواہ یہ اپنے لوگوں کو' اپنے عہدیداروں کو' اپنے صدر کو خوش کرنے کے لیے یہ کر رہے ہیں اور مجھے باوثوق ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جناب مشرف صاحب آئندہ مسلم لیگ کے صدر بن رہے ہیں' یہ سارا کچھ اس کے لیے کر رہے ہیں۔ میں نہیں سمجھ پایا ہوں کہ اس

ملک کو کس طرف لے جا رہے ہیں۔ میں اس کی مکمل مذمت کرتا ہوں اور ہم اس کو مسترد کرتے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much.

ہسپتال بند نہ ہوجائے۔ جلدی کریں۔ ساجد میر صاحب ' not present and counted. Wasim Sahib we have a tacit understanding that treasury benches will not speak.

جناب وسیم سجاد، جی مختصر سا جسٹس تھیم صاحب اور مہیم بلوچ صاحب بولیں گے۔

Mr. Deputy Chairman: Alright but I will give only five minutes to speak. Abdul Razzak sahib.

جناب وسیم سجاد، ہاں جی پانچ منٹ۔ جسٹس تھیم صاحب اور مہیم بلوچ صاحب۔ باقی نہیں، ہاں پری گل صاحبہ کو بھی موقع دے دیں جی اگر وقت ملے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، ان کو تو دینا ہی ہے۔ میں آپ سے request کر رہا ہوں بولیں۔

Justice (R.) Abdul Razzaq Tahim: Thank you Mr. Chairman, I will take the legal points and factual points. Since creation of Pakistan I will take to Khan Liaquat Ali Khan. He was the Prime Minister. He was the Secretary General of the Pakistan Muslim League and from that till Mian Nawaz Sharif all office bearers who were the holders of the office of the Prime Minister were holding offices of the political parties and there was no objection at all. There was also no legal hurdle. Political Parties Act, 1962 came in to existence; since 1962 to 1999 all Ministers were holding offices of the political parties. Therefore, there is no reason that this should not be done and the arguments that sir, Minister can not contest the election, we then have to refer to the Constitution. There is no

provision in the Constitution that Ministers or Mr. Shaukat is debarred from contesting the election.

Mr. Chairman, Election Commission issues the order which has been rescinded, it has been criticised; Election Commission is a creation of Constitution. Election Commission can not pass any order contrary or in conflict to the Constitution. When under the Constitution there is no ban of such then the order of the Election Commission passed from time to time are contrary to the Constitution, in violation of the Law. Sir, I do not want to criticise anything but there is an Election Commission not of the Judges in India, nobody has criticised. Here everyday you hear in the papers, what is happening? Therefore, there is no embargo for any Minister to contest the elections. Now this provision has newly come in .P .P.O orders. Sir, there is a scope; when we say that this Article is made of such, there is a scope of amendment, there is a scope of review. Now this position has been reviewed, by whom, by the Parliament, irrespective of personal consideration and criticism National Assembly by majority has passed that this provision to be deleted. Only question of deletion of this provision is that in future to safeguard the interests and everybody is allowed to contest, whatever the position may be, there should be no ban which has been removed and we have reverted it to 1962 Political Parties Act. We are not doing anything, on the contrary we should be happy that this provision is being deleted and that has been removed. Sir, if we go to the constitution Article 63, if I quote that, in the Constitution 63 (1) (d). Disqualification for holding Election, who holds an office of profit in

the service of Pakistan other than an office declared by law not to disqualify its holders. So, Parliament has power to pass any law, not to declare anybody to disqualify and this is being deleted on that intention. There is no violation of Constitution, no violation of law, on the contrary... ....

جناب ڈپٹی چیئرمین، ذرا wind up کریں۔

Justice (R.) Abdul Razzaq Thahim: Because I am taking legal points.

Mr. Deputy Chairman: No, no. I am sure you are but the time is time. Then I have to allow other peoples.

Justice (R.) Abdul Razzaq Thahim: If we go to the Article 243 (1)(a), President who is the supreme commander, he is holding two offices even otherwise under the Constitution. Therefore, it is in the best interest of democracy that when there is no violation, there is nothing in the law to debarred them and this is being deleted, we should welcome it. Thank you. Mr.Chairman.

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ ۔ بنگزئی صاحب ! آپ کی باری ہے لیکن پروفیسر ابراہیم صاحب نے درخواست کی ہے کہ he has to go تو ابراہیم صاحب ! آپ بولیں ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین ، Can we request you to please sit inside the House? جی پروفیسر صاحب۔

پروفیسر محمد ابراہیم خان، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! اس وقت ایک نہایت ہی اہم قانون میں ترمیم زیر بحث ہے اور اس قانون کے ملک کے پورے نظام پر

انتہائی دور رس اثرات ہیں وہ اس لحاظ سے کہ سیاسی جماعتوں کو regulate کرنے کے لئے قانون ہے اور سیاسی جماعتیں اس ملک کا نظام چلا رہی ہیں اس لئے بہت ہی زیادہ اہمیت ہے اس قانون کی ۔ اس قانون کے preamble میں کئی ایک باتیں لکھی گئی ہیں جن سے اس کی اہمیت کا واضح اندازہ ہوتا ہے ۔ ملک میں جمہوریت کے فروغ کے لئے اور ملکی نظام کی بہتری کے لئے اس قانون کی بہت ہی ضرورت ہے ۔ اس قانون کی رو سے جناب چیئرمین! اس کی دفعہ 20 کی رو سے Political Parties Act, 1962 منسوخ ہوا ہے اور اس کے بعد یہ Political Parties Order, 2002 پاس ہوا ہے۔ اس میں 2002 میں دفعہ 9 پاس کی گئی ہے اور اس وقت یہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ اس دفعہ کو ختم کیا جائے ۔ جناب چیئرمین! مجھے اس بات سے اتفاق ہے کہ ماضی میں بھی اس طرح ہوتا رہا ہے کہ حکومتی منصب اور سیاسی جماعت کی ذمہ داری ایک ہی شخص میں جمع ہوتی رہی ہیں اور یہ کوئی حرف آخر بات نہیں ہے کہ اس کو حتمی تصور کیا جائے یہ ممکن ہے لیکن جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ اصول بنا لئے جاتے ہیں اور پھر افراد ان کی پابندی کرتے ہیں لیکن اس وقت برسر اقتدار جماعت نے جو اصول بنا لیا ہے وہ یہ ہے کہ افراد کی خاطر اصولوں کو تبدیل کیا جاتا ہے ۔ افراد کو دیکھا جاتا ہے اور ان کے لئے اصول بدل جاتے ہیں ' یہ اصل میں سب سے بڑی خرابی ہے ۔ میری درخواست یہ ہے کہ اس خرابی کو دور کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ اس پر consensus پیدا کیا جائے ۔ اپوزیشن کے ساتھ پہلے بات ہوتی اور ایک اجتماعی فیصلہ ہوتا اور اس کے بعد یہ قانون پیش کیا جاتا تو شاید اصولوں کی بنیاد پر اپوزیشن بھی اس کا ساتھ دے دیتی لیکن چونکہ برسر اقتدار جماعت نے اصولوں کو پامال کرنے کے لئے یہ وطیرہ اختیار کیا ہے اس لئے اپوزیشن اس بات پر مجبور ہے کہ وہ اس کی مخالفت کرے ۔

جناب چیئرمین! مجھے ایک کہاوت یاد آتی ہے کہ بادشاہ سلامت وزیر کے سامنے بینگن کی تعریف کر رہے تھے تو وزیر دو قدم آگے بڑھ کر اس کی تعریف کرنے لگے اور اگلے دن بادشاہ سلامت بینگن کی برائی بیان کرنے لگے تو وزیر باتدبیر بھی بینگن کی برائی بیان کرنے میں لگ گئے ۔ بادشاہ سلامت نے کہا کہ آپ عجیب آدمی ہیں کل تو بینگن کی تعریف کر رہے تھے اور آج برائی بیان کر رہے ہیں ۔ وزیر باتدبیر نے کہا کہ بادشاہ سلامت ' وزیر بینگن کا غلام

نہیں ، وزیر تو بادشاہ سلامت کے منہ کا غلام ہے ۔ یہاں پر یہ اصول اپنایا جا رہا ہے کہ 2002 میں دفعہ 9 پاس ہوئی ، وہ تو اچھی بات تھی لیکن آج بینگن کی برائی بیان کی جا رہی ہے اور اس میں تبدیلی لائی جا رہی ہے ۔ جناب چیئرمین ! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا لیکن یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ کل میرے ایک فاضل دوست نے یہ کہا کہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر یہ گواہی دیجئے کہ کیا سیاسی جماعتیں قانون اور آئین کی پابندی کرتی ہیں یا نہیں کرتیں ۔ میں ان کی خدمت میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہوں گا کہ دل پر ہاتھ رکھ کر میں متحدہ مجلس عمل اور اس کی شریک جماعتوں کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ وہ اس پر عمل کر رہی ہیں اور ہماری پارٹی کے باقاعدگی سے انتخابات ہوتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ متحدہ مجلس عمل سے اس قانون کے بارے میں اور اس قانون کے بارے میں وعدہ ہوا تھا جب سترھویں ترمیم pass کی جا رہی تھی۔ اس وقت ہمارے پاس وقت نہیں ہے کہ تمام قوانین کا جائزہ لے سکیں، اس وقت سترھویں ترمیم کے ذریعے LFO اور اس میں شامل تمام قوانین کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ اس کے بعد قومی اسمبلی اور سینیٹ دونوں ارکان پرمشتمل ایک committee تشکیل پائے گی اور قوانین کا تفصیلی جائزہ لے گی اور ایک ایک قانون دونوں ایوانوں کے سامنے پیش کیا جائے گا اور اس میں تبدیلی ہو گی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر گیا اور نہ وہ committee بنی اور نہ کوئی قانون ایوان میں پیش ہوا۔ پہلا قانون پیش ہوا ، وہ Political Parties Order کا ہے اور وہ اس صورت حال میں کہ اس کو retrospective effect دیا ہوا ہے۔ مجھے اس بات سے بھی اتفاق ہے کہ قوانین کو retrospective effect دیا جاتا ہے لیکن اصولوں کی قربانی دی جاتی ہے اور اصولوں کی خاطر نہیں بلکہ افراد کی خاطر ایسا کیا جاتا ہے تو ایسے نظام زیادہ دیر تک نہیں چل سکتے، وہ نظام دھڑام سے زمین پر گر جاتے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you Professor sahib.

پروفیسر محمد ابراہیم خان، میری یہ درخواست ہے کہ اس قانون کو واپس لیا جائے اور برسر اقتدار جماعت Opposition کے ساتھ باقاعدہ مذاکرات کرے اور ایک متفقہ قانون ایوان

کے سامنے لایا جائے۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you Professor sahib.

یہ ویسے تھالی کا بینگن تھا۔ بنگزئی صاحب۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! اصولی طور پر اس امر پر کوئی اختلاف نہیں کیا جا سکتا کہ آئین میں کوئی ترمیم ہو یا کوئی ترمیمی بل لایا جائے، بجائے اس کے کہ کوئی ordinance, کوئی فرمان یا کوئی احکامات جاری ہوں۔ ہم نے ہمیشہ اسی cause کے لئے جدوجہد کی ہے اور یہی ہمارا target اور حدف بھی رہا ہے کہ جو بھی مسئلہ ہو، وہ پارلیمنٹ کے اندر لایا جائے اور پارلیمنٹ میں ہی لا کر اس پر بحث کی جائے۔ اس کے بعد ایک شفاف طریقے سے اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں۔ جناب چیئرمین صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ جمہوریت یہی ہے اورجمہوریت کی روایت بھی یہی ہے اور ایسی ہونی بھی چاہیے۔ مگر جس طرح ہرتصویر کے دو رخ ہوتے ہیں، ایک positive اور ایک negative تو ہمیں ہر مسئلے کو گہرائی کے ساتھ سمجھنا چاہیے، اس پر سوچنا چاہیے اور پھر اس پر اپنا فیصلہ دینا چاہیے۔ حزب اختلاف کی طرف سے اکثر و بیشتر ترامیم کی قباحت پر نظر رکھی جاتی ہے اگر اس میں کوئی خوبی ہے تو ہم بڑے کھلے دل سے اس کی حمایت کرتے ہیں اگر اس میں کوئی خامیاں ہیں تو بھی ہم اپنے فرائض منصبی سمجھتے ہوئے ، ان کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مجھ سے بیشتر فاضل اراکین سینیٹ نے اس پرمفصل اور مدلل تقاریر کی ہیں، اس ضمن میں کچھ کہنے کے لئے مثال یہ ہو گی کہ میں سورج کو چراغ دکھا رہا ہوں۔جناب والا! تاہم اس بل میں جس Article-9 کو حذف کرنے کی بات کی گئی ہے اور اس کی جگہ اگر صرف وزیر اعظم یا وزیر اعلیٰ ہوتے تو کسی حد تک ہم اس میں یہ justify کر سکتے تھے کہ وہ عوام کے منتخب نمائندے ہیں اور ان کا یہ حق بھی بنتا ہے کہ وہ عوام کے سامنے جو منشور لے کر آئے ہیں، اسی منشور پر عملدرآمد کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، لیاقت صاحب! ذرا wind up شروع کر دیں۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی، چیئرمین صاحب! ابھی تو مجھے شروع کئے ہوئے ایک منٹ بھی نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ایک منٹ، آپ کی گھڑی کا ڈرائیور تو بالکل ہی مرا ہوا ہے۔ آپ کے چھ سات منٹ ہو گئے ہیں۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: نہیں جناب! ابھی تک تو میں نے تمہید باندھی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تمہید نہ باندھیں، اب اسے ختم کریں۔ Please wind it up.

حاجی لیاقت علی بنگزئی: ٹھیک ہے جناب۔ اب جبکہ جمہوریت مائل با پرواز ہے تو ایسے موقع پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم اس کے پر کاٹنے لگے ہیں۔ ٹھیک ہے ترامیم وقت کے مطابق ہوتی ہیں، آئین کوئی مقدس صحیفہ نہیں ہوتا کہ اس میں ہم کوئی تبدیلی نہیں لا سکتے، ہمیں لانی چاہیے، ضرور لانی چاہیے اور اس ہی forum سے لانی چاہیے لیکن اس میں ہمیں ایک بات نوٹ کرنی چاہیے کہ ہمیں ساڑھے چودہ کروڑ عوام کے مفادات کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ آج اگر ہم ایک صدر یا گورنر کو اسی طرح انہیں پارٹی عہدوں کے ساتھ ساتھ یہ اعلیٰ عہدے بھی دے دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنی کرسی کے ساتھ انصاف نہیں کر سکیں گے۔ اس وقت آپ جس chair پر بیٹھے ہیں، انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ دائیں اور بائیں طرف مکمل طور پر یکسو ہو کر، غیر جانبدار ہو کر، impartial ہو کر اپنے احکامات دیں لیکن جب آپ کسی بھی پارٹی کے عہدے دار کو اس کرسی پر بٹھائیں گے تو پھر عوام کو آپ سے یہ ہرگز توقع نہیں ہو گی کہ آپ کوئی صحیح ruling دے سکیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، شکریہ جناب۔ You have just got 30 seconds.

حاجی لیاقت علی بنگزئی: مجھے یہ خطرہ ہے کہ آج اگر ہم نے صدر، گورنر اور اسی طرح ہم نے دوسرے لوگوں کو بھی عہدے بانٹنے شروع کر دیئے تو کل شاید یہ مسئلہ بھی آ جائے گا کہ جی چیف جسٹس کو بھی آپ عہدہ دے دیں گے، اس طرح سٹیٹ بنک کے گورنر کو بھی کوئی عہدہ دے دیں گے۔ جناب یہ عہدے تقاضا اس بات کا کرتے ہیں کہ وہ غیر جانبدار رہیں اور ان کو کسی بھی پارٹی affiliation میں ملوث نہیں کرنا چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: لیاقت صاحب! کوئی نئی بات کریں یہ بات تو سب

speakers کی طرف سے دہرائی جا چکی ہے۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی، جی میں نئی بات کر رہا ہوں، میری باتیں انشاء اللہ آپ کو نئی لگیں گی۔ میں رانجھا صاحب کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں اور اس کا جواب مجھے دینا بھی چاہیے۔ میں ان کا نہایت ادب و احترام کرتا ہوں، وہ ہمارے senior parliamentarian ہیں اور بڑے senior وکیل بھی ہیں، انہوں نے ہمیں اس بات پر پابند کیا ہے کہ آپ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر گواہی دے دیں کہ آیا جس بات کی آپ مخالفت کر رہے ہیں آپ کی طرف سے وہ سرزد ہو رہا ہے یا نہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: دیکھیں! میں مودبانہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ کا ٹائم ہو گیا ہے۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: جناب! میں اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ بے شک دل پر ہاتھ رکھیں۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: متحدہ مجلس عمل میں یہ practice آج سے نہیں بلکہ اس وقت سے ہے جب سے یہ جمہوریت اور یہ جماعتیں وجود میں آئی ہیں۔ جناب چیئرمین! ہم نہایت اطمینان سے ان کی باتیں سنتے رہتے ہیں مگر یہ ہماری تقریر کے دوران disturb کرتے رہتے ہیں، پھر جب ایک دفعہ ردھم ٹوٹ جاتا ہے تو پھر مزا نہیں آتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اب دل کی بات ہے ناں، آپ دل کی باتیں اتنی کرتے ہیں تو ردھم ٹوٹے گا ہی۔ بس آپ کا وقت ہو گیا ہے، جی پری گل صاحبہ۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: ہم سے دل کی گواہی مانگی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں بھئی دس بارہ منٹ ہو گئے ہیں۔

مسز پری گل آغا: جناب چیئرمین صاحب! دراصل یہ کسی کو اپنے دل کا دکھڑا نہیں سناتے صرف آپ کو سناتے ہیں تو آپ ان کو سنیں، کوئی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: گزشتہ دو دن سے یہ مسلسل سنا رہے ہیں - You just have one more minute. اب ختم کریں۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی ، اچھا جی۔ بس جناب میں ایک چھوٹی سی مثال دے کر اپنی تقریر ختم کر رہا ہوں، مجھے بولنے کا کوئی شوق بھی نہیں ہے۔to the point بات ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، اب دیکھیں آپ پھر points پر چلے گئے ہیں، کہتے ہیں to the point ہوں۔ میرا خیال ہے ختم کریں۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی ، جس طرح جناب! ہم ایک ہاتھ میں دو خربوزے نہیں اٹھا سکتے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، اب خربوزہ کہاں سے آ گیا۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی ، جناب! اگر ہم ایک سر پر پانچ ٹوپیاں رکھیں تو یہ میرے خیال میں کوئی مناسب بات نہیں ہے۔ اس وقت ہم نے کسی ایک صدر پر چار چار ٹوپیاں رکھیں اور اب پانچویں ٹوپی بھی----

جناب ڈپٹی چیئرمین، یہ بات ہوئی اب، یہ دو ٹوپیوں کی بات ہے۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی، شکریہ جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ۔ جی پری گل صاحبہ۔

مسز آغا پری گل ، جناب مہیم خان صاحب کو موقع دیں یہ صبح سے ناراض ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میں جماعت میں ایک واحد ہوں، مجھے موقع نہیں دیتے، ان کو موقع دے دیں۔ یہ ناراض ہو رہے ہیں، یہ کہتے ہیں میں یہاں پر اکلوتا بچہ ہوں اور مجھے موقع نہیں دے رہے تو میں نے کہا کہ انہیں موقع دے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، اب آپ سب کی grand mother بنی ہوئی ہیں تو کیا کر سکتے ہیں۔ جی بولیں مہیم خان صاحب۔

جناب مہیم خان بلوچ ، جناب چیئرمین! میں محترمہ پری گل صاحبہ کا بہت شکر گزار ہوں کہ مجھ جیسے سیاسی کارکن کو محسوس کر رہی ہیں۔ آج Political Parties Bill کے حوالے سے جو بحث کل سے جاری ہے، یقینی طور پر آئین میں تبدیلی یا Bills ایوانوں میں آتے ہیں۔